

# تعمیر امن کی مدد پیریں

خاکہ و تحقیق: نعماںہ سلیمان - مدیر و نگران: پسپر جیکب



تعمیر امن کے لیے  
پاکستان میں سرکاری  
اور غیر سرکاری تنظیموں  
کے زیر استعمال طریقہ  
ہائے کارا اور ذرا رائع  
کا ایک جائزہ



ادارہ برائے سماجی انصاف

# تعمیر امن کی تدبیریں

خاکہ و تحقیق: نعماںہ سلیمان - مدیر و نگران: پٹیر جیکب

تعمیر امن کے لیے پاکستان میں سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے زیر استعمال طریقہ ہائے کار اور ذرا رائع کا ایک جائزہ

خاکہ و تحقیق: نعماںہ سلیمان  
مدیر و نگران: پٹیر جیکب



اشاعت: ادارہ برائے سماجی انصاف

**Rotary**



جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس اشاعت کے کسی حصے کو کسی بھی شکل میں  
ادارہ لا ہور کی تحریری اجازت کے بغیر نقل، ترجمہ اور محفوظ نہ کیا جائے۔

پرنٹر: سانچھ پبلیکیشنز

پبلیشرز: سنٹر فار سوشل جسٹس  
ایڈر لیس: ای-58 گلی نمبر 8 آفیسرز کالونی، والٹن روڈ، لا ہور

فون نمبر: +92-42-36661322

ای میل: info@csjpak.org

ویب سائٹ: www.csjpak.org

فیس بک: Centre for Social Justice

ٹویٹر: @csjpak

## تشکرات

زیر نظر تحقیق میں بہت سے افراد اور تنظیموں کا تعاون سے شامل ہے۔ ہم روٹری ڈسٹرکٹ 5340، سان ڈیاگو، امریکا کے شکرگزار ہیں جن کی مالی معاونت سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

ہم وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات (شعبہ امن و ترقی) اور پنجاب وزارت انسانی حقوق و اقیمت امور کی شمولیت اور معلومات کی فراہمی اور اس کام میں مفید آرپر ہم فارمن کرچین کا ج یونیورسٹی لاہور کے سفتر فارڈ انیلگ اینڈ ایکشن، نیشنل یونیورسٹی فارسائنس اینڈ ٹکنالوجی اور سفتر فارڈ نیشنل پیس اینڈ ٹکنلوجی اسلام آباد کے شکرگزار ہیں۔

متعدد غیر سرکاری تنظیموں نے تجربے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان میں تالکھہ و سیب آر گناہر لیشن سرگودھا، برگد آر گناہر لیشن فاریو ڈولپمنٹ لاہور، یونائیڈر ڈیکھرانیشن پیس ایشیا ایڈیشن ہیون ڈولپمنٹ ملتان، آر گناہر لیشن فارڈ ڈولپمنٹ اینڈ پیس ملتان، کرچن سٹڈی سنٹر اول پنڈی، سسٹین ایبل پالیسی انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد اور پیس ایجوکیشن اینڈ ڈولپمنٹ فاؤنڈیشن اسلام آباد شامل ہیں۔

ادارہ کے چیئر پرسن جناب وجہت مسعود اور بورڈ ممبر ز محترمہ مس جیفیر جگ جیون، ڈاکٹر روبینہ فیروز بھٹی، جناب سروپ اعجاز، جناب امجد نذیر اور جناب امجد سلیمان منہاس کی مسلسل حوصلہ افزائی اور راہنمائی شامل کا رہی۔ اردو اشاعت مترجم رضوان عطا کی کاوش ہے۔ سفتر فارسول جسٹس میں رفیق کارجناب عمانوائل شفقت، جناب ریاض گل اور محترمہ کلثوم مونیکا نے اشاعت کے مرحلے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس پر ہم ان سب کے شکرگزار ہیں۔

نعمانہ سلیمان، پیٹر جیکب

## تعارف

ادارہ برائے سماجی انصاف (سی ایس بے) کا آغاز اکتوبر 2014ء اور مارچ 2015ء میں سوسائٹیز ایکٹ 1860ء کے تحت رجسٹر کیا گیا۔ سی ایس بے کے قیام کا مقصد انسانی حقوق کے احترام، جمہوری نمودوار تقاضا اور پابندی امن کی ترویج کی غرض سے عوام، بالخصوص محروم طبقات کے لیے سماجی انصاف کے معیارات کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے با مقصد تحقیق اور حقوق کی وکالت کرنا ہے۔

ادارہ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں انسانی حقوق، قانون، صحافت، ترقی، تعمیر امن اور تصفیہ تنازعات کے ماہرین شامل ہیں۔ اس کا صاف بھی تجربے اور جوان سالی کا امتراج ہے۔

ادارہ کے نمایاں مقاصد اور خدوخال: سی ایس بے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ہم خیال تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کی خواہشمند ہے لہذا اس نے صوبہ پنجاب سے کام کا آغاز کیا مگر پاکستان بھر میں رسائی کا عزم رکھتی ہے۔

ویژن: ادارہ پر امن بقاۓ بآہی، منصافانہ اور جمہوری اصولوں پر مبنی پاکستان کے خواب کی تعبیر کا خواہاں ہے۔

مشن: ادارہ سماجی انصاف کے اصولوں کی بنیاد پر سماجی اور سیاسی سطح پر پاکستانی شہریوں کے قانونی اور حقیقی مساوات کے لیے جدوجہد میں حصہ لے گا۔

### اغراض و مقاصد:

ادارہ مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد کے حصول کا خواہاں ہے:

الف) انسانی حقوق کے احترام اور فروع کے لیے شہریوں، بالخصوص محروم طبقات کے مسائل پر تحقیق کرنا اور شفارشات مرتب کرنا۔

ب) امن و انصاف کے لیے کام کرنے والے اداروں اور تنظیموں کے لیے تحقیق، اشاعت اور مشاورت کی فراہمی۔

پ) انسانی حقوق اور پلیسی کے لیے تربیت، اشاعت، مشاورتی خدمات اور وکالت۔

سی ایس بے کی نظر میں سماجی انصاف، انصاف کی وہ شکل ہے جو شہریوں کے حقوق کے نفاذ اور موقع کی عملی (اطلاقی) مساوات میں اضافہ کرے جن کو ملکی و بین الاقوامی قانون میں تسلیم کیا جا چکا ہے۔ جو حقیقی معنوں میں انفرادی اور جمیعی (کیونیٹز) کے لئے آزادی اور صلاحیتوں کی توسعی و اطلاق سے تعلق رکھتی ہے۔

سی ایس بے امتیاز اور عدم مساوات کی تمام شکلوں کو سماج کی محرومیوں اور مسائل کا بنیادی سبب سمجھتی ہے۔ لہذا ادارے اور سماج کی سطح پر امتیاز

کے خاتمے اور مطلوبہ بنیادی انسانی حقوق کے لیے موثر پالیسیوں کی وکالت کرتی ہے تاکہ محرومی اور پسمندگی کا خاتمہ کی جاسکے۔

روٹری ڈسٹرکٹ 5340، ریاستہائے متحده امریکا



فاؤنڈیشن روٹری انٹرنشنل - روٹری انٹرنشنل یادی روٹری فاؤنڈیشن کا مصنفوں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

# فہرست

9	باب تعمیر امن کا تعارف
11	1.1 تعمیر امن اور پاکستان کا اثاثہ
17	1.2 تعمیر امن کا نظریاتی خاکہ
19	1.3 مربوط تعمیر امن کی کلیدی خصوصیات
20	1.4 اہم عامل اور پہلو
21	1.5 مربوط تعمیر امن
29	باب تحقیق کا تعارف
30	2.1 جائزہ کاری کا جواز
32	2.2 جائزہ کاری کے اسلوب
35	باب 3 تحقیق کے اہم رکاوٹ
35	3.1 نتائج
36	3.2 سفارشات
41	باب 4 متعدد و مذہبی انتہا پسندی کا پس منظر
41	4.1 امن و سلامتی کے اشارے
41	4.2 سیاست اور ریاست کاری کے مسائل
43	4.3 دہشت گردی پر ریاستی رد عمل
47	باب نتائج اور تجزیہ
47	5.1 جذبہ، عزم اور علمی پس منظر
48	5.2 تعمیر امن کے پہلو
49	5.3 تعلیم امن کے طریقہ کار
50	5.4 مفہومت کے ذریعے تازہات کے حل
51	5.5 تعمیر امن کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے والی تنظیموں میں نیٹ ورکنگ
52	5.6 استعداد کار میں اضافے کے پہلو
52	5.7 بین المذاہب کا استغارة اور آئئی سی اٹی کا طریقہ کار اور ذرا رائج
53	5.8 تعمیر امن کے اقدامات
54	5.9 تعمیر امن کے اقدامات
55	5.10 ڈیزائن میں تبدیلی
55	5.11 تنظیمی اور نجی سلامتی کا چلنچ
57	5.12 تعمیر امن کے لیے اہم عوامل
57	5.13 قانون کی بالادستی، نفرت اگز
61	نتیجہ
65	ضمیمه

باب نمبر 1

تعمیر امن کا تعارف

# 1- تعمیر امن کا تعارف

## 1.1 تعمیر امن اور پاکستان کا اثاثہ

ہٹرپے اور موہنخوداڑو کے بارے میں ہونے والی تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ وہاں کے باشندے انہائی مہذب اور پر امن بقاءے باہمی کے اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا تھے۔



وادی سندھ کی تہذیب کے سماجی اور سیاسی نظام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں۔ لیکن کم و بیش پانچ ہزار برس قدیم سلوں پر نقش تحریروں کو جب سمجھ لیا جائے گا تو اس بارے میں مزید جان کاری حاصل ہو سکے گی۔ تاہم ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ یہ ایک غیر پرسری زرعی سماج تھا۔

ڈانسگ گرل (ہٹرپ)

اس خطے کی قلم بند تاریخ میں تعمیر امن کے لیے باضابطہ کوششوں کی نمایاں مثالیں اشوك موریہ عظیم (232 تا 304 قم) اور جلال الدین اکبر عظیم (1542-1605) کے دور کی ہیں۔ پاکستان میں آثار قدیمہ کے مقامات سے موریہ عہد کے سماجی اور سیاسی حالات کے خاصے شواہد ملتے ہیں۔ اشوك کا تعلق موریہ سلطنت سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بدھ مت اختیار کرنے کے بعد اشوك نے پر امن معاشرے کی تعمیر کا کام کیا۔ تاہم مورخ رومیا تھا پر مختلف خیال پیش کرتی ہیں۔



اشوکا (برج ناؤن لاہوری)



اشوک کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے چونکہ "اپنی سلطنت میں جاری کردہ شاہی فرمانوں میں انہوں نے ہر عقیدے کے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ابتو سیاسی رہنماؤں اپنے کردار سے آگاہ تھے۔<sup>1</sup>

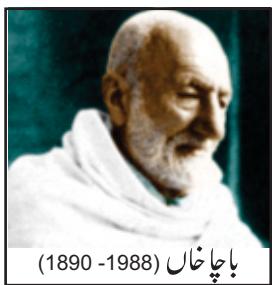
خونیں جنگوں کے بعد اشوك کے تعمیر امن و استحکام کے ماؤں میں مندرجہ ذیل اجزا شامل ہیں؛  
الف) ساری مخلوق سے ہمدردی کی بنیاد پر اخلاقی اصول؛ ب) علم، فن اور ثقافت کے ذریعے تعلقات (ریاست اور شہریوں کے درمیان، اور شہریوں کے باہمی) کی سرپرستی؛ ج) فلاح عامہ کے ذریعے اجتماعی بھلائی کا فروغ۔

تاریخ بتاتی ہے کہ اشوك کے پر امن عہد سے پہلے خونیں جنگیں اور انسانی مصائب کا دور دورہ تھا۔ بر صغر پاک و ہند میں اکبر کے دور حکمرانی پر

<sup>1</sup>G. (2010, December 30). Emperor Ashoka and Buddhism. Retrieved March 25, 2016, from <https://www.youtube.com/watch?v=Fme7Bg8xAoU>

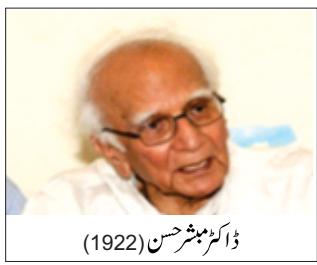
بھی یہی صادق آتا ہے۔ بطور جنگ تجویز بات نے ان دونوں بادشاہوں اور ان کے ساتھیوں کو اخلاقی اصولوں اور پر امن سیاست کی جانب مائل کیا ہوا گیجے میسوں صدی کی دو عالمی جنگوں کی ہولناکیوں نے عالمی برادری کی توجہ پائیدار عالمی امن کی جانب مبذول کروائی تھی۔ تاریخ ہی میں نہیں ہم عصر پاکستانی سماج میں بھی امن کے لیے بھرپور اور مسلسل جدو جہد ہوئی اگرچہ اب تک کوئی شاندار کامیابی حاصل نہ ہو سکی لیکن پر امن سماج کی تعمیر کے لیے تخلیقی اور جرات مندانہ کام ہوا۔ ملک کے اجتماعی ضمیر نے ہر جنگ یا اس کی تیاری، عسکری کارروائی یا فوجی حکومت کی خبری۔

میں یہاں چند ایسی مہمات اور حکمت علیوں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جو پاکستان میں وسیع معنوں میں تعمیر امن کے عوامی ایجاد کے وضع کرنے کی بنیاد بنے۔



تقریباً 90 سال قبل عبدالغفار (بacha خاں) نے غیر ملکی تسلط اور مقامی لاغرضی کے خلاف پر امن مراجحت کا طریقہ کارپانیا۔ چند سالوں کے اندر، بالخصوص خیر پختون خوا میں، انہوں نے نوآبادیاتی طاقت کے خلاف عوامی غصے کو لاکھوں سماجی کارکنوں پر مشتمل تعمیری قوت میں بدل دیا۔ ان کی پیش کردہ تعلیم، بشمول اڑکیوں کی تعلیم، دیگر ثقافتوں اور مذاہب کے لیے رواداری اور سیاسی روشن خیالی کا تصور پاکستانیوں میں آج بھی زندہ ہے۔

2002ء کے موسم خزان کے دوران بھارت اور پاکستان کے امن کے کارکنوں نے مشہور واہگہ بارڈر کے دونوں اطراف ایک مشعل بردار جلوس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ خاصے مشکل حالات میں کیا گیا تھا۔ دونوں ملکوں کے مابین سفری پابندیوں وغیرہ کی وجہ سے کوئی اجلاس نہ ہو سکتا تھا لہذا کارکنان ایک دوسرے سے رابطے کے لیے الیکٹریک ذرائع مواصلات کو استعمال میں لائے۔



واہگہ بارڈر کے مقام کو 1947ء میں برصغیر کی تقسیم کی ایک یادگار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں اطراف حکام نے آزادی کے بعد سے، خصوصاً 1971ء کی جنگ کے بعد سے اس مقام کو عسکری خودنمایی کا ذریعہ بنارکھا ہے۔ اس مقام پر سرحد کے دونوں جانب گشت کرنے والے یونٹ روزانہ غروب آفتاب سے قبل پرچم اتارنے کی تقریب میں اپنے ہم وطنوں کے سامنے جنگجوانہ انداز میں ڈھوں پیٹتے اور مشقیں کرتے ہیں۔

مشعل بردار جلوس تقریب غروب آفتاب کے قریب ہوتی ہے جو کسی حد تک پرچم اتارنے کی تقریب کے وقت سے متصادم تھی۔ ایک اضافی سبب نے دونوں اطراف کے حکام کو چوکس کر رکھا تھا۔ نومبر 2001ء میں بھارتی پارلیمنٹ پر دہشت گردی کے حملے کے بعد دونوں فوجیں آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھیں، اور پاکستان اور بھارت کے مابین تعلقات انتہائی کشیدہ ہو چکے تھے۔ لہذا اس علاقے میں شام 5 بجے کے بعد عام شہری کی نقل و حرکت پر پابندی تھی۔ مسلح افواج جھڑپوں اور "ڈشن" کی در اندازی کا بھرپور جواب دینے کے لیے تیار

بیٹھیں تھیں۔ دونوں ممالک میں جو ہری ہتھیاروں کے ذخیرے نے خود اعتمادی کی بجائے عدم تحفظ کے احساس کو بڑھایا تھا۔ جس صورت حال کو ہاتھوں میں مشعلیں تھامے امن کے کارکن تبدیل کرنا چاہتے تھے وہی اس سرگرمی کی راہ میں روکاوت تھی۔ پاکستان سے تقریباً 1500 امن قافلے کے سرگرم کارکن تقریب میں شامل ہونے چلے تھے۔ انہیں گشت پر مامور جوانوں نے روک لیا۔ البتہ سینئر کارکنوں کی ایک مخصوص تعداد، جن میں سابق وزیر خزانہ اور امن کے لیے طویل عرصے سے کام کرنے والے ڈاکٹر مبشر حسن بھی شامل تھے، جو مطلوبہ مقام تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔



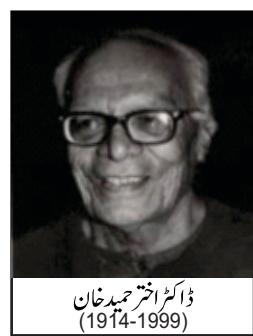
سرحد پر نصب گیٹ کی جانب بڑھنے والوں میں طویل قامت، چاندی رنگت بالوں اور نرم گفتار ڈاکٹر مبشر حسن کو با آسانی پہچانا جاسکتا تھا۔ حسب توقع پاکستان ریجیکر کے ایک آفیسر نے امن قافلے کے ارکان کو رکنے کا حکم دیا۔ اس نے با آواز بلند ڈاکٹر مبشر حسن سے مخاطب ہو کر کہا "سر آپ اس جگہ سے آگئے نہیں جاسکتے اگر آپ یہاں نہیں رکے تو مجھے گولی چلانے کا حکم دیتا پڑے گا۔" اس موقع پر ڈاکٹر حسن نے انتہائی اہم جملہ کہا "آفیسر، آپ کئی مرتبہ گولی چلا پکے ہیں اور جنگیں لڑ پکے ہیں، وقت آگیا ہے کہ آپ ہمیں اپنے دماغ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دیں۔" اس شاستری مغرب مصبوط جواب نے فوراً آفیسر کو پسپا کر دیا۔



یہ تقریب محض ایک علامتی کامیابی تھی لیکن اس سے معاملات کو آگے بڑھانے میں مدد ملی۔ محترمہ عاصمہ جہانگیر اور محترمہ نرملادیش پانڈے کی سربراہی میں خواتین نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں تعطل کے دوران مستیاب ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے روابط قائم رکھے۔ خواتین، خاص طور پر ما ن، مشترکہ طور پر سرحد کے دونوں جانب امن کے لیے حکومتوں اور رائے عامہ کو قائل کرنے میں کامیاب ہوئیں اور بلا آخر 13 ماہ کے بعد ابتدائی طور پر ناکام نظر آنے والے مشعل بردار جلوس کی کاوشوں سے جنگ بندی کے معاهدہ کو تحریک شکل دی گئی۔



1980ء میں ڈاکٹر اختر حمید خان کراچی کے اورنگی پالٹ پر اجیکٹ میں کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے تعمیر امن کے اور ترقی کو بطور حکمت عملی برقرار لائے۔ 2013ء میں ان کی جانشین محترمہ پروین رحمان کا قتل اس افسوس ناک حقیقت کا غماز ہے کہ 30 سالوں کے دوران کراچی میں تشدد اور جرم اس قدر بڑھ چکا تھا کہ ایک عام شخص کو



با اختیار بنانے کی حکمت عملی کے منصوبے کو چلانا کتنا مشکل تھا۔

ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے تعمیر امن کی حکمت عملی کو بھی شیکھا کرمانی (قص اور تھیڈر)، شاہدندیم اور مدیحہ گوہر (اجوکا تھیڈر) اور فوزیہ سعید (صنفی



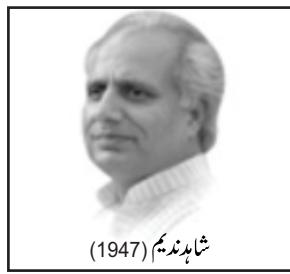
فوزیہ سعید (1959)



گلزار نقش (1938) پینٹنگ 2004



شاما کرمانی



شاہد ندیم (1947)

بہت سے شاعروں، ادیبوں، گلوکاروں نے نفرت، جنگ اور تشدد کے خلاف تخلیقی و قلمی جدوجہد کی۔ انہوں نے گانوں، فلموں، تھیٹر اور ڈراموں کے ذریعے خلمت پسندی کا مقابلہ اور تعمیر امن



مدیحہ گوہر (1956)

کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔



سین محمود (1975-2015)

سین محمود (1975-2012) نے مکالے اور آموزش کے لیے شہر یوں کو جگہ فراہم کرتے اپنی جان دی۔ ان کے قاتل کو ان کی طرف سے ویلنگائن ڈے منانے اور وہ انکی سرپرستی میں 2T بالائی منزل پر چنے والے ثقافتی علمی مرکز اور تبدالہ خیال کو برداشت نہیں کر پائے۔



بپ جان جوزف (1932-1998)

بپ جان جوزف (1932-1998) نے بالخصوص توہین مذہب کے قوانین کے تحت ہونے والے نافضایوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے ذریعے آواز اٹھائی اور یوں میں المذاہب مکالے، سماجی ترقی کی راہ ہموار کی۔ ادارہ جاتی نافضائی، دادا & سے بہر ہوئی تو انہوں نے اپنی جان اُس عدالت کے سامنے دے دی جس نے تکفیر کے قوانین کے تحت ایک معصوم مسیحی نوجوان کو موت کی سزا سنائی تھی۔ عموماً اس طرح



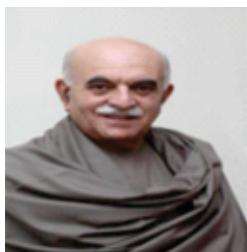
خواجہ احمد بughan (1956-1998)

پاسیدار امن کے لیے حقوق کے حصول کو بطور حکمت عملی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ خلیل احمد بughan نے سندھ میں بڑے پیمانے پر لوگوں کو قانونی چارہ جوئی اور سماجی تحریک کے ذریعے جدید غلامی سے آزادی والا کر ایک منفرد مثال قائم کی۔

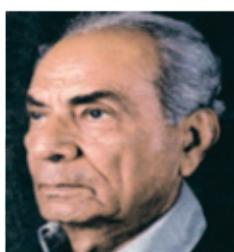


راشد رحمان خان  
(1958-2014)

راشد رحمان نے جنوبی پنجاب میں تکفیر کے قوانین کی بنیاد پر منظم انداز میں ہونے والی نا انصافیوں کا شکار ہونے والوں کا دفاع کیا۔ وہ بھی انصاف کے ذریعے امن یا منصافانہ امن کی تعمیر کے لیے کوشش رہے۔ جسٹس ریٹائرڈ عارف حسین بھٹی 20 سال پہلے قتل کردیے گئے راشد رحمان نے تکفیر کے قانون سے متاثرہ لوگوں کے لیے منصافانہ امن کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے اپنی جان قربان کی۔ گورنر سلمان تاشیر اور وزیر شہباز بھٹی دونوں کی سوچ امن بر انصاف (just peace) کی آئینہ دار تھی اور شہادت بھی ظالم قوانین کے متاثرین کے اصولی دفاع عزم کی قیمت انہیں اپنی جان دے کر ادا کرنی پڑی۔



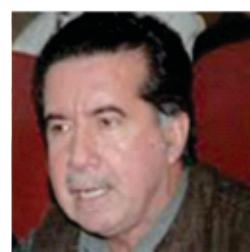
محمود اچزائی (1948)



سوبھوگیان چندانی (1920-2014)



خورشید محمد قصوری (1941)



افراسیاب خٹک (1950)

سوبھوگیان چندانی، افراسیاب خٹک، محمود اچزائی اور خورشید محمد قصوری سیاسی روشن خیالی اور سیاسی عمل کے ذریعے تعمیر امن کی راہ پر چلے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ان کا تدبیر انہیں ہمسایہ ملک سے تعلقات استوار کرنے میں بھی استعمال کیا گیا۔

ناکام حکومت عملی کے بارے میں جنوری 2014ء میں جب مذکرات کی بات شروع ہوئی تو تعمیر امن کی جان کاری رکھنے والے پاکستان تحریک طالبان کے لیے ناقابل قبول ٹھہرے۔ چنانچہ مذاکرات کے لیے جس وفد پر طالبان نے اتفاق کیا ان میں سے صرف ایک ہی شخص (رستم خان، جنہیں سفارت کاری کا تجربہ تھا) تعمیر امن پر کوئی مہارت رکھتے تھے۔ دیگر وجوہ کے علاوہ مذاکرات کاروں کی نامزدگی نے مذاکرات کے انجام پر مہر لگادی تھی اور آخر کار جون 2014 میں فوجی آپریشن شروع کر دیا گیا۔



بینا سروور

بینا سروور علاقائی سطح پر اقدامات کے ذریعے تعمیر امن کی حکومت عملی کی نمائندہ ہیں اور جنوبی ایشیا کی تجہیز کے خواب دیکھتی ہیں۔ وہ **حکافت** کے پیشے سے مسلک ہیں لیکن انہوں نے حصول حقوق کی بنیاد پر

تعمیر امن کو مساوی اہمیت دی۔ وہ ان شخصیات میں سے ایک تھی جنہوں نے جنگ گروپ اور ٹائمز آف انڈیا کے اشتراک سے اٹھائے گئے قدم امن کی آشنا چلانے میں اہم کردار ادا کیا۔



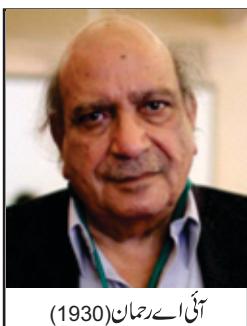
عرفان علی خودی (1980-2013)

پاکستان نے عرفان علی خودی جیسے کئی نوجوان کا کرکن ٹارگٹ لگانگ اور ٹوکش

حملوں میں کھو دیے جو اگر زندہ ہوتے تو اپنی قابلیت اور درمندی کے طفیل تغیر امن کے چیزیں سے نہیں میں بہت مددگار ہوتے۔ خودی نے نوجوانوں کی شمولیت کو اولیت دیتے ہوئے تغیر امن کے لیے تعلیم امن اور بنیان المذاہب ہم آہنگی کی حکمت عملی اپنائی۔

با اثر افراد کے مفاد میں استعمال ہونے والے سماجی دستور کی بنابر پخاںیت اور جرگا پنی سا کھوچے ہیں۔ تاہم معاہدت اور مصالحت کے تصور کو مختلف انداز اور طریقوں سے اپنایا گیا ہے۔ خبر پختون خواہ میں علی گوہر کی تنظیم نے تاحال اس حوالے سے کامیاب تجربات کیے ہیں۔

پولیس چیف کے مطابق صوبے میں مصالحتی کمیٹیاں چھ ماہ میں 600 معاملات حل کرنے میں کامیاب رہی ہیں<sup>2</sup>۔  
اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس حکمت عملی نے پولیس، عدالت و اور شہریوں کا کس قدر وقت بچایا ہو گا۔



آئی اے رحمان (1930)

قدرت نے پاکستان کو ایسے بہت سے افراد سے نوازا ہے جنہیں مربوط تغیر امن کی حکمت عملی کی نشوونما کا سلیقه آتا تھا۔ آئی اے رحمان صاحب کئی دہائیوں سے مدیرانہ اظہار خیال سے رہنمائی کر رہے ہیں۔ مزید برآں انہوں نے انسانی حقوق اور تغیر امن کا کام کرنے والی متعدد تنظیموں کی مدد اور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔ صحافت اور دانش کی دنیا میں وہ اختلاف رائے رکھنے والے ضمیر کی آزادی کے نمائندہ ہیں۔

بدقتی سے یہاں پر پیش کی گئی بیشتر مثالوں کو حکومتی سرپرستی میں نہیں آئی۔ قوم پرستی کے مسخر شدہ صور اور گروہی مفادات نے پائیدار امن کے حصول میں کسی قابل ذکر کامیابی کو ممکن نہیں ہونے دیا۔

ہم نے یہاں امن، برتری اور حقوق کی جدوجہد کرنے والے ہزاروں میں سے چند افراد اور تنظیموں کا تذکرہ کیا ہے جنہیں بیشتر مرتبہ فرض شناسی کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔ امن کے ان کارکنوں کو عموماً حوصلہ لشکنی کا سامنا کرنا پڑا۔ کبھی جیل میں ڈالا گیا، یہاں تک کہ جان سے بھی مارا گیا۔

زیر نظر جائزے میں تغیر امن کی مختلف حکمت عملیوں اور تجربات میں سے چند ایک کا انتخاب کیا گیا۔ جن مثالوں کا یہاں تذکرہ کیا گیا ہے وہ پاکستانی سماج میں ہونے والے تغیر امن کے تجربات متنوع میراث کی عکاسی کرتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ میراث اور نئی بصیرت دونوں مل کر معاشرے کی تغیر نو اور ریاستی پالیسیوں میں ترمیم میں مددگار ہوں گی۔ نیز اس تحقیق کے نتائج اور سفارشات سامنے آنے والے مشکل امتحانات کی تیاری میں مددگار ثابت ہوں گی۔

پیغمبر جیکب

<sup>2</sup> KP's Dispute Resolution Councils settled nearly 6,000 cases over the last six months. (2016, March 31). Retrieved March 31, 2016, from <http://www.dawn.com/news/1248887/kps-dispute-resolution-councils-settled-nearly-6000-cases-over-the-last-six-months>

## 1.2 تعمیر امن کا نظریاتی خاکہ:

معاشرے کو پر تشدد سے پر امن بنانے والا تعمیر امن کا عمل بالعموم ایک کثیر جہتی ہوتا ہے جس میں ایک سے زیادہ عوامل، پہلو، حکمت عملیاں اور طریقہ ہائے کار شامل ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد نہ صرف متشدد تنازعات کو ختم کرنا ہے بلکہ یہ پائیدار امن اور پر امن تعلقات کے قیام کے ذریعے سماجی ڈھانچوں کی (ازسنو) تعمیر کرنے کی جستجو ہے۔ علاوه ازیں تعمیر امن معاشرے کو پر تشدد تنازعات کی تباہی سے بچاتا ہے۔ تعمیر امن کے عمل میں سماج کی بالائی سے گویا نچلی تک ہر سطح شامل ہوتی ہے۔

ناروے کے ماہر عمرانیات یوہان گیلٹنگ نے 1970ء کی دہائی میں تعمیر امن کی اصطلاح کو متعارف کروایا۔<sup>3</sup> تاہم یہنے الاقوامی لغت میں یہ اصطلاح 1992ء میں اس وقت شامل ہوئی جب اقوام متحده کے سیکرٹری جنرل بطرس بطرس غالی نے اپنی تقریر "استحکام امن کا ایجاد" میں تعمیر امن کی تعریف یوں کی کہ یہ تنازعات کے بعد امن کو استحکام بخشنے والے ڈھانچوں کی نشاندہی اور معاونت کا عمل ہے۔ مختلف ممالک میں تعمیر امن کے اقدامات نے متعدد ناظر اور ایجنسیوں کا احاطہ کرنے والے جامع تصور کا روپ دھار لیا۔ حفظ ماقبلہ کے پیش نظر کی جانے والی سفارت کاری، تنازعات سے بچاؤ، تنازعات کے حل اور تنازعات کے بعد تعمیر نو کے لیے اس اصطلاح کا اندرھا دھندا استعمال ہونے لگا ہے۔<sup>4</sup>

لیکن تعمیر امن داخلی عمل ہے اور مختلف جگہوں پر مقامی تناظر اور ضرورت کے مطابق مختلف انداز سے اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مختلف ممالک کے اسکال لرز اور قیام امن کے ماہرین نے تعمیر امن کی تعریف مختلف انداز سے کی ہے۔

### یوہان گیلٹنگ:

"تعمیر امن جنگوں کی وجہ کے خاتمے کے لیے پائیدار ڈھانچے کی تشکیل اور جنگ یا احتمال جنگ کا مقابل پیش کرنے کا عمل ہے۔ تنازعات کے حل کے عمل میں سماجی، سیاسی ڈھانچوں کو تعمیر کیا جانا چاہیے جو نظام کو بچانے کا کردار ادا کریں، اسی طرح جیسے ایک صحت مند جسم کا دفاعی نظام ہوتا ہے اور اسے ادویات کی ضرورت نہیں پڑتی۔"<sup>5</sup>

### جان پال لیڈر ریخ:

تعمیر امن ایک جامع تصور ہے جو تنازع کو زیادہ مستحکم اور پر امن تعلقات کا روپ دینے کے لیے مختلف طرح کے اقدامات، حکمت عملیوں اور مراحل پر منی ہوتا ہے۔ پس اس اصطلاح میں رسمی امن معاہدوں سے پہلے اور بعد میں انجام دی جانے والی مختلف سرگرمیاں شامل ہیں۔

<sup>3</sup> The Evolution of Peacebuilding. (2010). In UN Peacebuilding: An Orientation (p. 45). United Nations Peacebuilding Support Office.

<sup>4</sup> Tschirgi, N. (2004). Post-Conflict Peacebuilding Revisited: Achievements, Limitations, Challenges. New York: WSP International/IPA Peacebuilding Forum Conference.

<sup>5</sup> Selected Definitions of Peacebuilding. (n.d.). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.allianceforpeacebuilding.org/2013/08/selected-definitions-of-peacebuilding/>

امن کو محض مخصوص وقت میں آنے والا کوئی مرحلہ یا حالت کے طور پر نہیں دیکھا جاتا۔ یہ ایک متحرک سماجی عمل (تفاصل) ہے<sup>6</sup>

مندرج ذیل چارٹ تعمیر امن کی حکمت عملی پر روشنی ڈالتا ہے<sup>(7)</sup>



اندرونی دائرہ تعمیر امن کی حکمت عملی کے تین اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے:

1) تشدد تنازعات سے بچاؤ، تنازعات پر عمل اور تبدیلی کی کوششیں

2) انصاف اور شفایابی کی کوششیں

3) ساختی اور ادارہ جاتی تبدیلی کی کوششیں

## باب اول

بیرونی دائرہ ان تین دائروں کے ذیلی پہلوؤں کی نشان دہی کرتا ہے۔ ہر ذیلی پہلو میں سے متعدد انفرادی عملی را ہیں نکلتی ہیں<sup>8</sup>۔

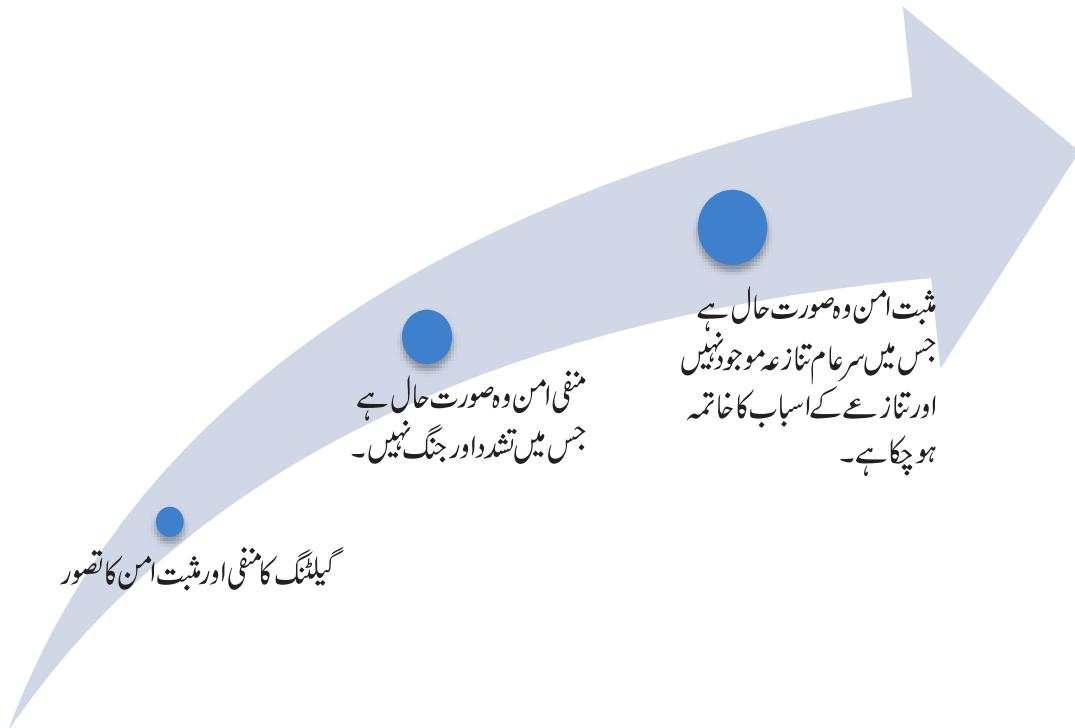
اہذا کہا جاسکتا ہے کہ تعمیر امن کا مقصد تشدد تنازعات کو روکنے کے اقدامات تک محدود نہیں، یہ گیلٹنگ (1985ء) کی اصطلاح "منقی امن" سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مقصد تنازعے کی جڑ تک پہنچنا اور ایسے حالات پیدا کرنا ہے جن سے منصفانہ سماجی نظم و نسق تشکیل پائے۔ اسے گیلٹنگ 'ثبت امن' کا نام دیتا ہے۔ مندرج ذیل گراف اسی خیال کی توضیح کرتا ہے:

<sup>6</sup> Selected Definitions of Peacebuilding. (n.d.). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.allianceforpeacebuilding.org/2013/08/selected-definitions-of-peacebuilding/>

<sup>7</sup> تعمیر امن کی حکمت عملی میں مတی اور بین الاقوامی سطح پر لوگوں کے درمیان تنازع کے قیام اور اتحاد کی کوشش میں تام سطح پر طویل مدت کے لیے کی جاتی ہے۔ تعمیر امن کی حکمت عملی میں مختلف لوگوں اور گروہوں (کمیونٹی، منہجی گروہ اور پختگی کی گروہوں کو پالیسی سازوں اور باختیاری اداروں (حکومت، اقوام متحدہ، کاربیو شنز، بنک، غیرہ) سے بوجرا جاتا ہے۔ اس کا مقصد صرف تنازعات کا حل نہیں بلکہ پیدا ران انساف کے لیے ہائی اور اداروں پا پیدا ہو کر تعمیر ہے۔

<sup>8</sup> Strategic Peacebuilding Pathways. (n.d.). Retrieved January 21, 2016, from <http://kroc.nd.edu/strategic-peacebuilding-pathways>

<sup>9</sup> ACCORD Peacebuilding Handbook (1st ed., p. 12). (2013). Umhlanga Rocks: African Centre for the Constructive Resolution of Disputes.



### 1.3 مربوط تغیر امن کی کلیدی خصوصیات:

اقوام متحدہ نے قومی اپنا بیت (اوژشپ)، قومی صلاحیت اور مشترکہ حکمت عملی کو تغیر امن کی بنیادی خصوصیات قرار دیا ہے۔<sup>10</sup>

**قومی اپنا بیت:** چونکہ تغیر امن ایک قومی چیلنج کی حیثیت، ضرورت اور ذمہ داری ہوتا ہے اس لیے حکومت اور شہریوں کو اسے اپنانے کی یا اپنا کاز سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

**قومی استعداد کار:** پاسیدار قیام امن کے لیے ضروری ہے کہ مقامی تنظیموں کی استعداد کو بڑھایا جائے۔

**مشترکہ حکمت عملی:** تغیر امن کا عمل مشترکہ ہوتا ہے اس لیے تمام قومی و بین الاقوامی تنظیموں کی رضامندی اور شراکت سے تیار کردہ حکمت عملی کو اپنا جاتا ہے۔ سیاسی و سماجی قومی تنظیموں کو اس میں خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

<sup>10</sup> The Scope of Peacebuilding. (2010). In UN Peacebuilding: An Orientation (pp. 5-6). United Nations Peacebuilding Support Office.

## 1.4 اہم عامل اور پہلو:

تعمیر امن ایک طویل المدت عمل ہے جس میں مختلف عامل (ایکٹر) اور پہلو شامل ہوتے ہیں۔ عامل اندر وی اور بیرونی دونوں ہوتے ہیں۔ اندر وی عامل مقامی اور تنازعات کے شکار عوام ہیں جیسے کمیونٹی، حکومتی ادارے، سول سوسائٹی، نجی شعبہ، منتخب نمائندے، این جی اوز اور سی بی او ز۔ بیرونی عامل علاقائی اور بین الاقوامی تو تیس ہیں جو تنازعات کے حل میں شریک ہوتے ہیں لیکن اس سے براہ راست متنازع نہیں ہوتے مثلاً ہمسایہ ممالک، اقوام متعدد جیسی بین الاقوامی تنظیم یا سارک جیسی علاقائی تنظیم اور بین الاقوامی این جی اوز اور نجی شعبہ (کاروبار سے متعلق)۔

اقوام متعدد کے سیکریٹری جنرل نے تعمیر امن کی مربوط حکمت عملی (2006ء) کے پانچ پہلو بیان کیے ہیں جو سیکورٹی اور قانون کی بالادستی، سیاست اور طرز حکمرانی، سماجی و معاشی بجالی، انسانی حقوق اور فلاح ہیں<sup>11</sup>۔ تحقیق میں منتخب کردہ تنظیمیں انہی پہلوؤں پر کام کر رہی ہیں (ذیلی پہلوؤں کے لیے ضمیمه اول کے سیشن 2 کا سوال 1 ملاحظہ کریں)

تعمیر امن کے ان کلیدی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیق کے لیے مندرجہ ذیل تعریف ترتیب دی گئی ہے۔

پاکستان کے سیاق و سبق میں تعمیر امن سے مراد حکومتی ڈھانچوں کو آئین و قانون کا پابند کرنا اور پالیسی اصلاحات لانا، متنوع جمہوریت و معیشت، انسانی حقوق کی اقدار کی نشوونما اور عمل درآمد کرنا، مواقع اور وسائل میں شہری مساوات کا فروغ اور تمام سطحوں پر کمیونٹری کے درمیان پر امن تعلقات مضبوط بنانا ہے۔

اس عمل میں سماج کے تمام عامل (ایکٹرز) حصہ لیں اور سماج کی تعمیر نو کی حکمت عملی اپنائی جائے اور تنازعات کے ساختی (ستر کچرل) اور رویہ جاتی عوامل، اسباب اور اثرات کو پیش نظر کر کا جائے تاکہ تنازعات سے بچا جاسکے یا سماج کو تشدید کی نذر ہونے سے بچا جاسکے۔

## 1.5 مربوط تعمیر امن:

مربوط تعمیر امن میں جامع حکمت عمل اپنائی جاتی ہے۔ اس حکمت عملی میں تنازع کے شکار سماج میں امن کی وسیع تر عمل داری یا (peace at large) کے لیے تمام پیچیدگیوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے<sup>12</sup>۔ اس حکمت عملی کی بنیاد پر ساختی رویہ جاتی و تعاملی (ایس اے ٹی) ماذل تشکیل دیا گیا جس کے مطابق پیچیدہ نظاموں میں مذکورہ پہلوؤں میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ساختی اور رویہ جاتی تبدیلی کے لیے تعامل کو عمل انگیز سمجھا جاتا ہے۔ اس سے مراد تنازع کو پر امن طور پر سمجھانے کے افعال اور کلیدی افراد کے ہنر ہیں۔ ایس اے ٹی ماذل کا مقصد نظام کے اندر تبدیلی کی پروش کرنا ہے لیکن ایسا کرتے ہوئے نظام کا خیال رکھا جاتا ہے اور اسے تبدیل ہونے میں مدد دی جاتی ہے<sup>13</sup>۔

<sup>11</sup> ACCORD Peacebuilding Handbook (1st ed., p. 23). (2013). Umhlanga Rocks: African Centre for the Constructive Resolution of Disputes.

<sup>12</sup> Macro level peace

<sup>13</sup> Ricigliano, R. (2012). A Shift of Mind: Systemic Peacebuilding. In Making Peace Last (pp. 19-39). Boulder, Colorado: Paradigm.

## 1.5 (الف) تفاصیلی یا تعاملی ایس اے ٹی ماؤں:

ایس اے ٹی ماؤں ایسا ساختی عمل ہے جس سے افراد اور اداروں کو تنازعات کے شکار سماجوں میں تعمیر امن کے کام میں مدد ملتی ہے۔ مجموعی طور پر مربوط تبدیلی کا یہ ڈھانچہ کچھ بیوں ہے۔<sup>14</sup>

### ایس اے ٹی

ساختی عوامل	رویہ جاتی عوامل	تعاملی عوامل
بنیادی عوامی ضروریات پورا کرنے والا نظام اور ادارے جل کر حل اور نظریات کو عملی جامہ پہنانا	مشترکہ اقدار، عقائد، سماجی سرمایہ، عوامی یا افعال اور کلیدی افراد کے ہنر، مسائل کامل	تنازعے کو پر امن طور پر سلب کرنے کے لیے گروہی سطح پر متاثر کرنے والے باہمی تعلقات

مثال کے طور پر پاکستان میں مذہبی یا متشدد انہاپندی کے معاملے میں مندرجہ ذیل بڑی ساختی اور رویہ جاتی تبدیلیوں کو تعاملی عوامل اور عاملین کی ضرورت ہوگی:

### ایس اے ٹی

تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>عالی: ہماری مالک علاقائی دین: اللہ تعالیٰ این جی اوز اور نیٹ ورک اقومی تحریر پورپی یونین</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table> </td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	عالی: ہماری مالک علاقائی دین: اللہ تعالیٰ این جی اوز اور نیٹ ورک اقومی تحریر پورپی یونین	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)
تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
عالی: ہماری مالک علاقائی دین: اللہ تعالیٰ این جی اوز اور نیٹ ورک اقومی تحریر پورپی یونین	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)			
تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
مقامی: سیاسی جماعتیں، ارکان پارٹیز دولتی موسائی/ این جی اوز، ہی بی اوز نمایہ رہنمایی میڈیا، انسانی حقوق کیش	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td><td> <table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table> </td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)											
تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
اُن کی تعلیم (رسی/غیر رسی) تعمیر امن: تنازعات کا تجزیہ و حل، تربیت، آگاہی، وکالت کے لیے سینیار، لابنگ، مذاکرات، عوام دوست/ انسانی حقوق پر مبنی قانون سازی، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)	<table border="1"> <thead> <tr> <th>تعاملی عوامل</th> <th>رویہ جاتی عواملات</th> </tr> </thead> <tbody> <tr> <td>تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)</td></tr> </tbody> </table>	تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات	تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)															
تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)																			
تعاملی عوامل	رویہ جاتی عواملات																		
تمیز ایز، سماجی علیحدگی، نظر انداز کرنا، اعلیٰ ہونے کا ذمہ (اکٹیٹ کو) کم تر ہونے کی سوچ (اکٹیٹ کو)																			

<sup>14</sup> Ricigliano, R. (2012). A Shift of Mind: Systemic Peacebuilding. In Making Peace Last (pp. 35). Boulder, Colorado: Paradigm.

<sup>15</sup> The notion of constitutional preference (Article 41(2) and 91(3)) to one religion upon the others, paved the way for biased laws and policies, for instance, blasphemy laws and education policy/ curriculum.

انداد و ہشتگردی کے نیشنل ایکشن پلان (نیپ)<sup>16</sup> پر شدید بحث جاری ہے۔ تعمیر امن کی مربوط حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے 20 نکات ملاحظہ کریں:

1	دہشت گردی کے مجرموں کی سزا موت پر عمل درآمد
2	فوج کی ٹکرانی میں خصوصی عدالتیں جن کی مدت دوسال ہوگی
3	شدت پسند اور مسلح گروہوں کو ملک میں سرگرمی سے روکنا
4	انداد و ہشتگردی کے ادارے نیکنا کو فعال بنانا۔
5	نفرت، انہتا پسندی، فرقہ واریت اور عدم رواداری کا مواد پھیلانے والے کے خلاف سخت کارروائی
6	دہشت گروں اور دہشت گر تنظیموں کی مالی مدد کروکنا
7	کالعدم تنظیموں کے دوبارہ فعال ہونے کو روکنا
8	انداد و ہشتگردی کے لیے مخصوص فورس کا قیام
9	مزہبی ایڈا کے خلاف مؤثر اقدامات
10	مزہبی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن اور قواعد
11	پرنٹ اور الیکٹریک میڈیا میں دہشت گروں اور دہشت گر تنظیموں کی تجوید پر پابندی
12	فلم میں انتظامی اور ترقیاتی اصلاحات اور آئی ڈی پیز کی فوری واپسی پر خصوصی توجہ
13	دہشت گروں کے باہمی رابطوں کے نیٹ ورک کا مکمل خاتمه
14	انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا دہشت گردی کے لیے غلط استعمال کو روکنے کے اقدامات
15	پنجاب میں شدت پسندی کو بالکل برداشت نہ کرنا
16	کراچی آپریشن کو منطقی انعام پر پہنچانا
17	سیاسی صحبوت کے لیے حکومت بلوچستان اور شرکت داروں کو مکمل اختیار
18	فرقہ وارانہ دہشت گردی سے آہنی ہاتھوں سے نپٹنا
19	انفال انہا جریئن کے معاملے سے نپٹنے کے لیے جامع پالیسی کی تکمیل
20	فوجداری نظام انصاف کی تشكیل نواز اصلاح

بظاہر اس عملی منصوبے میں انتظامی اقدامات پر زیادہ وزور دیا گیا ہے جس سے زیادہ سے زیادہ متغیر امن کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس کا ایک واضح سبب یہ ہے کہ اسے 2014ء میں پشاور سکول سانحہ کے بعد کے طور پر تیار کیا گیا۔

نیکنا اور روزارت اطلاعات و نشریات اور قومی ورثش کی ویب سائٹس پر پندرہویں اور بیسویں نکتے کو مختلف انداز سے پیش کیا گیا ہے جس سے اہم پیدا ہو سکتا ہے:

<sup>16</sup> NACTA. (n.d.). Retrieved February 07, 2016, from <http://nacta.gov.pk/NAPPoints20.htm>

وقی ادارہ برائے انساد و ہشتنگردو	وزارت اطلاعات و نشریات اور قومی ورثہ
15۔ ملک کے کسی بھی حصے میں انہتا پسندی کو ٹکنے نہیں دیا جائے گا	15۔ پنجاب میں شدت پسندی کو بالکل برداشت نہیں کیا جائے گا
20۔ عبوری سی آئی ڈیزی سیمیٹ انساد و ہشتنگردو کے اداروں کی مضبوطی کے لیے فوجداری عدالتی نظام میں اصلاحات	20۔ فوجداری نظام انصاف کی تشكیل نواور اصلاح

نکات 5 اور 20 میں ساختی تعمیر امن کے عناصر موجود ہیں لیکن سماج میں ثبت امن کے قیام کے لیے ساختی اور رویہ جاتی تبدیلی اور تمام شرکت داروں کے تعاون سے ٹھوں قانونی پالیسی اور تعلیمی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ البتہ ایکشن پلان برائے انسانی حقوق (2016) میں ان نقاط کو شامل کیا گیا ہے<sup>17</sup> (عمل درآمد کی صورت میں) ان سے ساختی اور رویہ جاتی تبدیلی کی جانب بڑھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل:

رویہ جاتی	ساختی
عوام اور متعلقہ ایکاروں کی تعلیم اور حساس کاری	پالیسی اور قانونی اصلاحات
کمیونٹی / قومی تعمیر کے پروگرامز	قومی انسانی حقوق کے اداروں کی مضبوطی
جموٹی باتوں کا اثر زائل کرنا	اہم ترینی گی انسانی حقوق کا نفاذ
	بین الاقوامی / اقوام متحدہ کے معاهدوں کا نفاذ
	عمل درآمد اور نگرانی کے طریقہ کار کا تعین

1.5 (ب) مربوط تعمیر امن کی جائزہ کاری / سسٹمک پیس بلڈنگ اسمنٹ (ایس پی اے): ایس پی اے کا مقصد سماجی سیاق و سماج میں مجموعی اور مربوط تجزیہ کرنا ہے۔ یہ غیر جامد، مسلسل اور اشتہائی عمل ہے جس میں سماجی امن پر اثر انداز ہونے والے کلیدی ساختی، رویہ جاتی اور تعلیمی عناصر کا علیحدہ علیحدہ تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ایس پی اے میں مختلف آراء، مہارتوں اور تجربات کو استعمال کیا جاتا ہے؛ اس میں ان پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے جو عمودی (سماجی پرتوں کی تمام سطحوں) اور اتفاقی (تمام شعبوں) کو کبجا کرتی ہیں۔

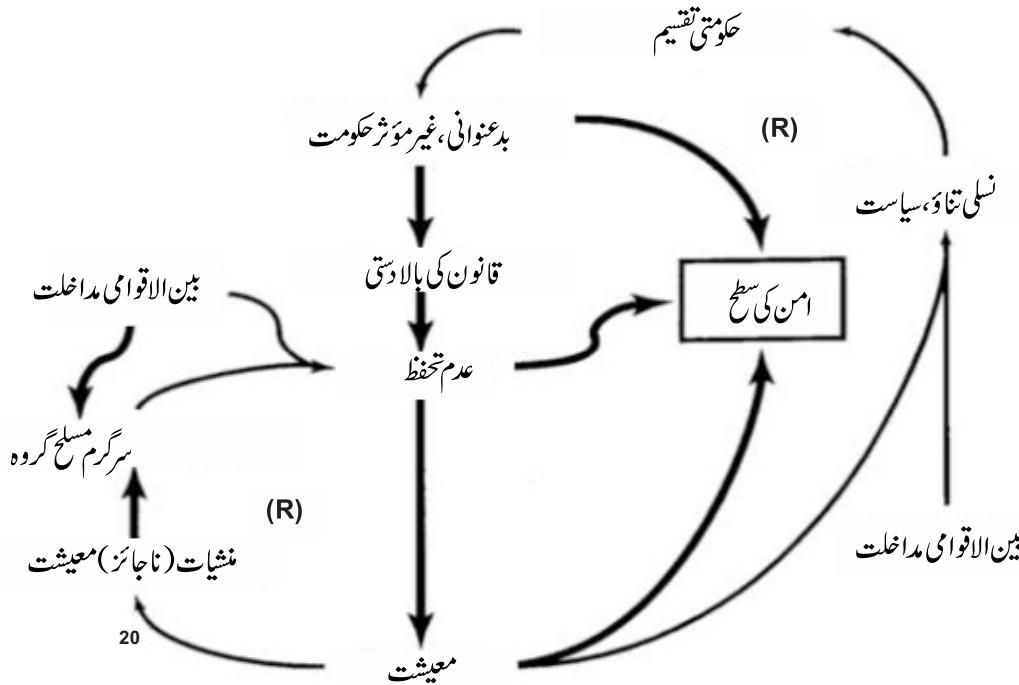
1.5 (پ) منظم نقشہ بند تجزیہ / سسٹمک میپنگ اس لیس:

کلیدی ساختی، رویہ جاتی اور تعلیمی عوامل کے تجزیے کی بنیاد پر کی گئی نقشہ بندی کے بغیر ایس پی اے کمل نہیں ہوتا۔ سرسری دائرہ تجزیہ نگار کو ان تین فہرستوں (ایس اے ٹی) میں شامل عوامل کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے<sup>18</sup>۔ اس تعلق کو منظم نقشہ بندی کے لیے استعمال کیا جاسکتا

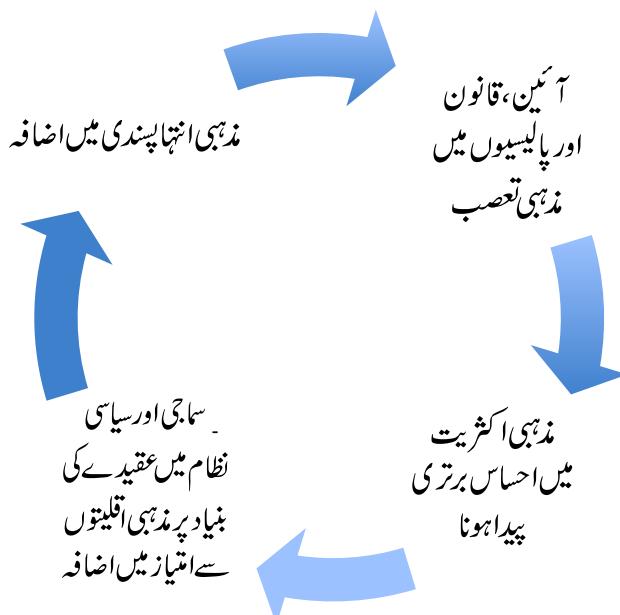
<sup>17</sup> Action Plan for Human Rights. (2016, February). Retrieved March 1, 2016, from <http://www.mohr.gov.pk/gop/index.php?q=aHR0cDovLzE5Mi4xNjguNzAuMTMwOjkwODAvbW9ocndlYi9mcm1EZXRhaWxzLmFzcHg/aWQ9NTEmYW1wO29wdD1uZXdzZXZlbnRz>

<sup>18</sup> Ricigliano, R. (2012). Systemic Assessment. In Making Peace Last (pp. 81-106). Boulder, Colorado: Paradigm.

ہے (نیچے وضاحت کی گئی ہے) تاکہ وسیع تر امن کے لیے منصوبہ بندی اور ترجیحات طے ہو سکیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ تنازعات اور سماجی سیاق و سباق کو سمجھنے کے لیے علت و معلول (Cause & Effect) کے تعلق کو سمجھنا ہے۔ منظم نقشہ بندی کی ایک مثال مندرجہ ذیل ہے:



پاکستان میں آئین، قانون اور پالیسیوں میں تعصبات کی وجہ سے مذہبی / متشدداً انتہا پسندی کی نموکے حوالے سے سرسری دائرہ یوں دکھائی دے گا:



ایسے ایسی ماؤں مریوط تغیر امن کا ذریعہ ہے، اس لیے جنوبی ایشیا کے تناظر میں نیپال میں امن خاصی موزوں مثال ہے جس سے باڈشاہت اور ماکونواز بغاوت کا خاتمه ہوا (جامع امن معابرہ 2006ء) اور کثیر جماعتی جمہوریت قائم ہوئی۔ ماہر مضمون ریسیگلیانو کے مطابق مریوط تغیر امن کی وہ حکمت عملی ہے جس میں امن، سلامتی، فلاح، قانون کی بالادستی، انسانی حقوق اور ترقیاتی اقدامات ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

<sup>19</sup> Ricigliano, R. (2012). Systems Mapping: Putting it All Together. In Making Peace Last (pp. 107-135). Boulder, Colorado: Paradigm.

<sup>20</sup> Ricigliano, R. (2012). Systems Mapping: Putting it All Together. In Making Peace Last (pp. 125). Boulder, Colorado: Paradigm.

ایس اے ٹی ماؤں کو تنظیم مری را فغانستان کی ٹیم بروئے کار لائی اور بالخصوص تعمیر امن کی تنظیموں کے عمودی اور افغان پہلوؤں کو یکجا کرنے سے تعمیر امن کی جاری کوششوں پر ثابت اثر پڑا<sup>21</sup>۔ نیز محدود اور وسیع دونوں سطح پر جاری تعمیر امن کے اقدامات میں کسی مکمل خلاء میں خلیج کی نشاندہی ہوا اور ان کے باہمی تعلق کی اہمیت کا پتا چلتا ہے<sup>22</sup>۔ اس کے باوجود ملک میں استحکام امن کے لیے بیرونی عسکری اور مالی مدد کی سالوں تک ضرورت رہے گی۔

اسی لیے سرسری دائرے کی مندرجہ بالا مثال کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان میں تعمیر امن کے کام میں شامل تنظیمیں تعلیم امن، بین المذاہب ہم آہنگی، مشترکہ ثقافت، قانونی اصلاحات اور دیگر حکمت عملیوں اور ذرا رائج متشدد انہتاپندی کے خلاف اقدامات جیسی سرگرمیوں اور معاملات کو اہمیت دیتی ہیں۔

---

<sup>21</sup> Ricigliano, R. (2012). Systems Mapping: Putting it All Together. In *Making Peace Last* (pp. 107-135). Boulder, Colorado: Paradigm.

<sup>22</sup> Ricigliano, R. (2012). Moving from Analysis to Action. In *Making Peace Last* (pp. 156-175). Boulder, Colorado: Paradigm.

باب نمبر 2

تحقیق کا تعارف

## تحقیق کا تعارف

عوامل، حکمت عملی اور ذرائع کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق پاکستان میں مربوط تعمیر امن کی ضروریات کا جائزہ لیتی ہے۔

تحقیق میں کمیٰ (Qualitative) اور یقینی (Quantitative) طریقہ ہائے کار اور خود تحقیق کردہ سرکاری ڈیٹا کو استعمال میں لا یا گیا ہے۔ تحقیق میں میسر وقت، دستیاب ذرائع اور فوری تخمینہ لگانے کی ضرورت کے پیش نظر غیر اجتماعی نمونہ جاتی طریقہ کار (نان پروپیلٹی میقذ) کو موزوں ترین خیال کرتے ہوئے اپنایا گیا ہے۔ حالہ جات اے پی اے طرز پر ہیں۔<sup>23</sup>

ادارہ برائے سماجی انصاف نے سوال نامے کی تیاری میں ساختی، رویہ جاتی اور تعاملی (سٹرپچرل، ایچچو ڈل اینڈ ٹرازیشن/ ایس اے ٹی) ماذل کو استعمال کیا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے تعمیر امن کی مربوط حکمت عملی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

سوال نامے کے لیے منتخب کردہ تنظیموں کے نمائندوں سے بال مشافہ انٹرو یو اور ملاقاتیں کی گئیں۔ ڈیٹا کی توضیح کے بعد کلیدی نتائج کو منتخب کردہ تنظیموں کو پیش کیا گیا اور ان تنظیموں کے ساتھ فوکس گروپ ڈسکشن (ایف جی ڈی) کا اہتمام کیا گیا جس میں چند اہم شخصیات جن کے انٹرو یو نیں لیے گئے تھے انہوں نے بھی شرکت کی۔ تحقیقاتی نتائج کے وثوق اور صحت کو جانچنے کے لیے ایف جی ڈی کے دوران سوالات کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا۔

باخصوص پنجاب اور پاکستان کے دیگر حصوں میں متعدد انہا پسندی مذہبی بنیادوں پر ہے لہذا اس کا ڈھنگ ایک سا ہے۔ علاوہ ازیں جن شخصیات کے انٹرو یو کیے گئے ان کا ملک بھر میں کام کرنے کا تجربہ ہے جس کی وجہ سے حاصل ہونے والے نتائج کا اطلاق پورے ملک پر کیا جاسکتا ہے اور اسی بنا پر تحقیق کی خارجی صحت خاصی قابل اعتبار ہے۔

اس تحقیق کے لیے (ضرورت کی جانچ) مطالعہ تعمیر امن بطور تابع متغیرہ (dependent variable) اور مربوط تعمیر امن کی حکمت عملی بطور آزاد متغیرہ (independent variable) لی گئی ہے، نتائج سے معلوم ہوا کہ مربوط تعمیر امن کی حکمت عملی پاکستان میں تعمیر امن کے عمل میں ثبت کردار ادا کر سکتی ہے اور اسے استعمال میں لا یا جاسکتا ہے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس تحقیق کی داخلی صحت بھی اچھی اور قابل اعتماد ہے۔

سوال نامے میں ایس اے ٹی ماذل کو بروئے کار لاتے ہوئے دائرہ کار/ ضرورت کی پیائش کی گئی جو کہ مربوط تعمیر امن کا ایک بنیادی ذریعہ

<sup>23</sup> What is APA Style? (n.d.). Retrieved March 30, 2016, from <http://www.apastyle.org/learn/faqs/what-is-apa-style.aspx>

ہے۔ مزید برآں تحقیق کی موضوعی صحت (کنسٹرکٹ ویڈیٹ) کے لیے مندرجہ ذیل جدول کو استعمال کیا گیا:

موضع	پیمائش
مربوط تغیر امن کا دائرہ کار (ضرورت کی جائج)	شخصیات نے تغیر امن کا کام ہن پہلوؤں پر کیا۔
	تغیر امن کے لیے استعمال ہونے والی حکمت عملیاں اور ذرائع۔
	تغیر امن کے عالمین کے باہمی روابط کی سطح
	شخصیات کی استعداد کار میں اضافے کی ضروریات
	تغیر امن کے اہم عنصر
	تغیر امن کے لیے کلیدی چیزیں
	تغیر امن کے اقدامات کا خاکہ اور نفاذ
	پاکستان میں استحکام امن کے لیے اہم گوشے

آخر میں، منتخب نمونہ جات کے عمل کی بنیاد پر یہ عملی تحقیق کیفیتی تخمینہ پیش کرتی ہے۔ اسے کسی طور مکمل اور جامع مشق قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اسے ابتدائی مشق سمجھا جانا چاہیے۔ اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہوگی۔ بہر حال یہ تغیر امن میں درپیش چیز سے نہنے کے لیے جاری کوششوں میں ضروری تبدیلیاں متعارف کروانے کے لیے مفید ہوگی۔

## 2.1 جائزہ کاری کا جواز:

ملک میں تغیر امن کے لیے کام کرنے والے روایتی اور غیر روایتی حکمت عملیاں اپنارہ ہیں اور متشدد انہا پسندی سے نہنے کے لیے مختلف ذرائع بروئے کار لارہ ہے ہیں۔ بین المذاہب ہم آہنگی، سماجی میل جوں، ثقافتی عمل اور سماجی سیاسی معاملات پر فوج آگئی، تعلیم امن، کمیونٹی کی ترقی، انصاف اور انسانی حقوق تک رسائی اور تنازع کے حل کے روایتی طریقہ ہائے کار کو عام طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔

ان کوششوں سے عام طور پر 'منفی امن' کا قیام ممکن ہوا۔ ایک ایسے وقت میں کہ جب پاکستانی ریاست انسداد ہشت گردی کے مرحلے سے گزر رہی ہے شہت اور پائیدار امن کے لیے اقدامات کی اشد ضرورت ہے، جس سے مراد پر امن پاکستان کے واضح مقصد کے ساتھ سماجی تعاوون اور امکانات کی عمل پذیری ہے۔

جاری اقدامات کی تخمینہ کاری تغیر امن کے عالمین اور مداخلت کاروں کو ہر سطح پر جامع اور ساختی حکمت عملی اپنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ لہذا تخمینہ کاری کی یہ کوشش تغیر امن کی سمت اور معیار پر سنجیدہ سوچ بچار کا موقع فراہم کرتی ہے۔

## 2.2 جائزہ کاری کے اسلوب

تحقیق کا آغاز تحریری مواد کے جائزے سے ہوتا ہے جس میں تحقیقی اشاعتوں، تربیت کے لیے امدادی مواد، انفرادی تجزیے، اخبارات، جرائد، رپورٹیں، کتب، ویب سائٹس اور آن لائن مواد شامل ہے۔

تحریری مواد کے جائزے اور تحقیق کے مقاصد کی روشنی میں انٹرویو ز کا سوال نامہ تیار کیا گیا (سوالات کے لیے دیکھیے ضمیمہ الف)۔ مربوط تغیر امن اور تنظیموں کی ضرورت کی تحقیق کے لیے ایسے ٹی ماؤل کو استعمال کیا گیا۔

جائزہ کاری میں حصہ لینے والی تنظیموں کا انتخاب مندرجہ ذیل معیار کے مطابق ہوا۔ الف) جغرافیائی مقام، ب) تغیر امن کے کام میں شمولیت، پ) ادارہ برائے سماجی انصاف سے جان کاری اور سماجی، ج) ان کے اختیارات، ماضی اور مصروفیات۔ تنظیموں کو صوبہ پنجاب (لاہور، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی اور گوجرانوالہ) اور اسلام آباد (وفاقی دار الحکومت) سے منتخب کیا گیا۔

12 تنظیموں کا انتخاب کیا گیا جن میں سات غیر سرکاری تنظیمیں، دو وفاقی وزارتیں، ایک صوبائی وزارت اور دو تعلیمی ادارے شامل ہیں (ناموں کے لیے دیکھیے ضمیمہ ب)۔ معیاری اور زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لیے تنظیموں کے سربراہان یا شفاف کے سینئرا کان کے انٹرویو کیے گئے۔

شرطی اور کیفیتی جائزہ کاری کے لیے جوابات کا بعد ازاں ایک 'ایکسل شیٹ' پر اندر اج کیا گیا۔

مجموعی معلومات حاصل کرنے کے لیے تحقیق میں شامل تنظیموں کے ساتھ اجتماعی بحث (فوس گروپ ڈسکشن) کا اہتمام کیا گیا۔ گفتگو سے قبل (بذریعہ ای میل) انہیں جدول اور سوال نامہ ارسال کیا گیا، اور ان سے پاکستان میں تغیر امن کی حکمت عملی اور ذراائع میں بہتری کے لیے رائے لی گئی (تنظیموں کی تفصیل کے لیے دیکھیے ضمیمہ پ)۔ گفتگو سے قبل تدوین شدہ تحقیقاتی نتائج کو جائزے و تصریے کے لیے پیش کیا گیا۔

باب نمبر 3

## تحقیق کے اہم نکات

# تحقیق کے اہم نکات

## 3.1 متن

سوال نامے، انفرادی انترویوز اور اجتماعی بحث (فوسٹر گروپ ڈسکشن) پر شرک تظیموں کے جوابات سے مندرجہ ذیل متن مکمل اخذ ہوئے۔

- پاکستان، بالخصوص پنجاب اور اسلام آباد کے سیاق و سبق میں امن کی تعلیم (عموماً غیر رسمی طور پر) کی حکمت عملی کو اپنایا جاتا ہے جس میں بن امداد اہب ہم آہنگ اور مشترک کشفیتی میراث کے استعمال کے متعلق مبنی ہے<sup>24</sup>۔
- سرکاری اور غیر سرکاری تظیموں کا ایک دوسرے کے ساتھ ماننا ملانا اور تعاون بہت زیادہ ہے، تاہم تعمیر امن کے کام میں شرک تظیموں کے مابین مربوط روابط (networking) کا وجود تحقیقت سے زیادہ خواہش نکل ہے۔
- جواب دہندگان کے مطابق ڈیزائن اور عمل کے حوالے سے تعمیر امن کے لیے اٹھائے گئے اقدامات اور منصوبوں کا اگر درپیش چیلنج سے موازنہ کیا جائے تو یہ اوسط درجے کے ہیں<sup>25</sup>۔
- حکومت تعمیر امن کے انتظامی پہلو پر بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے، تعمیر امن کی زیادہ تر کوششیں غیر ملکی امداد سے کی جا رہی ہیں اور اس حکمت عملی (ثبت امن) میں حکومت کی جانب سے براہ راست سرمایہ کاری بہت کم ہے۔<sup>26</sup>
- بدلتے ہوئے سماجی سیاسی اور امن کے حالات کے پیش نظر مالی امداد دینے والوں کو تعمیر امن کے منصوبوں کے ڈیزائن اور کام میں زیادہ پچک کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔
- تعمیر امن کا کام کرنے والی تظیموں کو عموماً تنظیمی اور انفرادی سطح پر عدم تحفظ کا مسئلہ ہوتا ہے جس سے ان کا کام بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

تازیات کے حل کے لیے عموماً سمجھوتہ کیا جاتا ہے، تاہم معابرے / قانونی چارہ جوئی، ازالہ اور مصالحت کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

<sup>24</sup> پاکستان کے تاظر میں تعمیر امن کی ابتداء ہی امن کی کیے جانے کی کوششوں کی ابتداء میں امداد اہب امن جانچ کی ضرورت ہے۔ بالخصوص مذاہبی رہنماؤں کے پیش ابھیت کے حامل میں امداد مکالمے کے اہم استوارہ میں سے سماجی و سیاسی دائرے نظر انداز ہوتے ہیں۔

<sup>25</sup> جواب دہندگان نے سرگرمیوں کے انتخاب میں وزر امور کے اٹلانڈز ہونے کا ذکر کیا تاہم اس حوالے سے سلامتی اور تحفظ اور رسول سوسائٹی پر بڑھتی ہوئی پابندیوں سے پیدا شدہ اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

<sup>26</sup> Ministry of Religious Affairs and Interfaith Harmony (MoRA&IH), Minsitry of Planning, Development and Reforms (MoPDR), Ministry of Human Rights and Minorities Affairs (MoHR&MA) Punjab.

- تعمیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں کو ان شعبوں میں استعداد کار بڑھانے کی ضرورت ہے: 1) تعمیر امن کے تصورات، طریقہ کار اور ذرائع، 2) تعمیر امن کا ڈیزائن، مگر انی اور جانبی اور 3) تنازعات کا تجزیہ اور حل۔
- بین المذاہب ہم آہنگی کا استغفار اور آئی سی ٹی (تنازعات پر سمجھوتہ کاری) کو تعمیر امن کے لیے ترجیحی طریقہ کار اور ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔
- تعمیر امن کے اقدامات میں جزوی طور پر امداد فراہم کرنے والے اداروں (ڈوز) کے تجویز کردہ ذرائع اور اثرکوپول کیا جاتا ہے۔
- تعمیر امن کے لیے اہم عوامل یہ ہوتے ہیں 1) ریاستی اداروں کی چوکسی اور رسول سوسائٹی کی کاوشیں، 2) امن کی تعلیم، اور 3) کمیونٹی کی تنظیم
- قانون کی حکمرانی، نفرت انگیزی اور مذہبی تعصب کا انسداد سماج میں امن کے فروغ میں مدد دے سکتے ہیں۔
- جواب دہندگان میں بیشتر تعمیر امن کے لیے انسانی حقوق اور سیاسی اور طرز حکمرانی کے پہلوؤں کو جاگر کرتے ہیں۔

### 3.2 سفارشات:

مندرجہ بالا نتائج کی روشنی میں تعمیر امن کے لیے کام کرنے والی تنظیموں (سرکاری و غیر سرکاری) کو مندرجہ ذیل اقدامات کی سفارش کی جاتی ہے۔

اسماج میں پائیدار امن کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو امن کے لیے مضبوط اور آزاد (کثیر المقاصد ادارہ) ڈھانچہ قائم کرنا چاہیے جسے مناسب مالی اور انسانی وسائل فراہم کیے جائیں۔ اس سڑک پر میں برابری کی بنیاد پر شہری، سیاسی، معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کی فراہمی پیشی بنانے والے اداروں کو شامل کیا جائے۔

۲۔ وزارت برائے مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کو مذہبی یاقومی ہم آہنگی کے لیے واضح پالیسی تشكیل دینی چاہیے جس میں تمام اہم سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کو شامل کیا جائے۔ یوں ہمہ جہت عوامی مکالمے کو سماجی و ثقافتی اور سیاسی آہنگ دیا جا سکتا ہے<sup>27</sup>

۳۔ متعلقہ وزارتوں (منصوبہ بندی و ترقی، امن و ترقی یونٹ، مذہبی امور و مذہبی ہم آہنگی) کو مشترکہ منصوبہ بندی کے ساتھ انفرادی سطح پر

<sup>27</sup> A network of interdependent systems, resources, values and skills held by government, civil society and community institutions that promote dialogue and consultation; prevent conflict and enable peaceful mediation when violence occurs in a society. (Issue Brief: Infrastructure for Peace. (n.d.). Retrieved February 10, 2016, from <http://www.undp.org/content/undp/en/home/librarypage/crisis-prevention-and-recovery/issue-brief--infrastructure-for-peace.html>)

مربوط تغیر امن کے ترتیبی پروگراموں کی منصوبہ بنندی اور ابتدا کرنی چاہیے۔

۳- تغیر امن کے اقدامات کے تحت مشترک کمیٹیوں کے قیام کے ذریعے وزارتوں اور شعبوں کے درمیان رابطے کو بڑھایا جائے۔  
امن کی تعلیم کو سکول کی سطح پر بالخصوص زبان اور سماجیات کے مضامین میں نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

۴- سماج میں ثبت امن کے قیام کے لیے مربوط تغیر امن کی حکمت عملی اپنا کرس کاری اور نجی شعبے کے درمیان شراکت کو فروغ دیا جائے۔

۵- تغیر امن کی مختلف جہتوں پر کام کرنے والے شراکت داروں اور تنظیموں کے درمیان رابطے اور نیٹ ورکنگ میں اطلاعات کی فراہمی اور مشترکہ اقدامات کے ذریعے اضافہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ انسانی وسائل کی استعداد کا رکاوہ بڑھایا جائے۔

۶- وفاقی حکومت کو جگہوں اور پنچاؤں کے تحت ہونے والی زیادتوں کا تدارک کرنا چاہیے اور تنازعات کے حل کے لیے متبادل نظام کے رہنماء اصول اور تواعد بنانے چاہیے، تاکہ متبادل نظام انسانی حقوق کے معیارات کے مطابق ترجیحی طور پر یونیک نسل اور مصالحتی کمیٹیوں جیسے عوامی اداروں کے ذریعے تنازعات حل کیے جائیں، تاکہ پرتشدد تنازعات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا احتمال کم ہو۔<sup>28</sup>

۷- انسانی حقوق کا دفاع کرنے والوں کے تحفظ کے لیے وفاقی حکومت کو فوراً قومی پالیسی کی تکمیل دینی چاہیے اور اس کا نفاذ کرنا چاہیے تاکہ انسانی حقوق کا دفاع کرنے والوں پر حملوں اور دھمکیوں میں ملوث عناصر کو انصاف کے کثیرے میں لا جائے سکے۔

۸- نتائج کی روشنی میں یہ تحقیق ان سفارشات کو پاکستان میں قیام امن کے حصول کے لیے فوری توجہ کی متقاضی اور انتہائی ضروری خیال کرتی ہے۔

<sup>28</sup> Recommendation # 56, Universal Periodic Review Pakistan (2012).

# باب نمبر 4

تشهد دو مذہبی انتہا پسندی کا پس منظر

## 4 تشدد و مذہبی انتہا پسندی کا پس منظر

### 4.1 امن و سلامتی کے اشارے

پاکستان آزادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے<sup>29</sup>، اس کے پاس دنیا کی ساتویں سب سے بڑی فوج ہے<sup>30</sup> اور رقبے کے لحاظ سے یہ 36 ویں نمبر پر ہے<sup>31</sup>۔ 2000ء سے اقوام متحده کے امن مشنوں کے لیے سب سے زیادہ سپاہ (فوج اور پولیس) فراہم کرنے والے 10 ممالک میں پاکستان شامل ہے<sup>32</sup>۔ گزشتہ 15 سال سے پاکستان مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کی صورت میں امن اور سکیورٹی کے عین چیز سے نبرد آزمائے۔ عالمی امن انڈیکس 2015ء کے مطابق 162 ممالک میں سے پاکستان کا نمبر 154 واں ہے۔<sup>33</sup>

عالمی امن انڈیکس 2015ء میں پاکستان کا شمار دہشت گردی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے پانچ ممالک میں کیا گیا جہاں کل جملوں میں سے 57 فیصد اور کل اموات میں 78 فیصد واقع ہوئیں۔ مزید برآں 2000 سے 2014ء تک پاکستان کو دہشت گردی سے متاثر ہونے والے دس ممالک میں 13 بار شامل کیا گیا۔ واشگٹن ڈی سی میں قائم اعلیٰ سلطنت کے تیار کردہ 'کثیری تحریٹ انڈیکس' کے مطابق پاکستان آٹھواں خطرناک ترین ملک ہے۔ تشدد انتہا پسندی کی وجہ سے 2004ء سے 2014ء کے درمیان انداز 50 ہزار پاکستانیوں نے اپنی جان گنوائی۔<sup>(36)</sup>

### 4.2 سیاست اور ریاست کاری کے مسائل

1947ء میں آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کے فروع میں بہت سے عوامل شامل تھے تاہم سب سے اہم ملک کے سیاسی نظام کی تھیوکری کی یا مذہبی بنیادوں کی استواری ہے۔ قرارداد مقاصد (1949ء)<sup>37</sup> اور بعدازال آئین میں شہریوں کے مابین میں کی جانے والی تفریق کا نتیجہ سیاسی نظام میں مذہب کی بنیاد پر امتیاز کی صورت میں اکلا۔<sup>38</sup>

<sup>29</sup> List of Countries by Population. (2015, April 8). Retrieved February 10, 2016, from <http://statisticstimes.com/population/countries-by-population.php>

<sup>30</sup> 10 things you probably didn't know about Pakistan. (2014, December 9). Retrieved February 10, 2016, from <http://blogs.tribune.com.pk/story/25170/10-things-you-probably-didnt-know-about-pakistan/>

<sup>31</sup> 881,913 km<sup>2</sup> (340,509 sq mi)

<sup>32</sup> Troop and police contributors. United Nations Peacekeeping. (n.d.). Retrieved February 10, 2016, from <http://www.un.org/en/peacekeeping/resources/statistics/contributors.shtml>

<sup>33</sup> Vision of Humanity. (2015, October 22). Retrieved November 1, 2015, from <http://www.visionofhumanity.org/#page/indexes/global-peace-index/2015>

<sup>34</sup> <http://economicsandpeace.org/wp-content/uploads/2015/11/Global-Terrorism-Index-2015.pdf> (page 2 & 15)

<sup>35</sup> Pakistan eighth most dangerous country in the world: Report - The Express Tribune. (2015, April 1). Retrieved November 1, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/862323/pakistan-eighth-most-dangerous-country-in-the-world-report/>

<sup>36</sup> 50,000 killed, \$80 billion loss incurred in war on terror, NA told - The Express Tribune. (2014, December 5). Retrieved November 1, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/802231/50000-killed-80b-loss-incurred-in-war-on-terror-na-told/>

<sup>37</sup> اپیکی ارکان کی مخالفت کے باوجود آئین ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد کو مظور کیا جس سے پاکستان کی شاخت نہب کی بنیاد پر ہونے لگی۔

<sup>38</sup> The Constitution of 1956 made Pakistan an Islamic Republic added "Islamic provision" characterizing the state of Pakistan to maintain a preference for religion of Islam. The second Constitution of 1962 (a Presidential form of government) also maintained these preferences. The

1998ء کی افراد شماری کے مطابق پاکستان میں 28.2% نیصد مسلمان اور 3.73% نیصد مذہبی قلیتیں رہتی ہیں<sup>39</sup>۔ 1941ء میں ان کی شرح 27 سے 28 فیصد تھی جس کا کم ہو کر موجودہ سطح تک آنا تخلص سماجی اور سیاسی حالات کی نشان دہی کرتا ہے<sup>40</sup>۔ بھارت اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے علاوہ مذہبی قلیتوں کے لیے سماجی اور سرکاری سطح پر عدالت اور اسے اکثریت کے رنگ میں ڈھالنے کے روجان نے انہیں مشکل میں ڈالا۔

1979ء سے 2002ء تک پاکستانی سیاست میں مذہبی تقسیم پر قائم جدا گانہ انتخابات کا نظام قائم رہا۔ تعزیرات پاکستان میں متعارف کرائے جانے والے تکفیر کے قوانین<sup>41</sup> نے 1980ء کی دہائی میں سماجی رویوں کو مذہبی عدم رواداری کی جانب راغب کیا۔ معماشی، سماجی اور سیاسی مفادات کے حصول کے لیے بھی اس قانون کا غلط استعمال ہوا، اور یوں مذہب اور فرقے کے نام پر نفرت منافع بخش کاروبار بن گیا۔

مذہبی سیاسی جماعتوں اور انہا پسندگروں ہوں نے ریاستی موقف یا بیانیے کو اپنایا<sup>42</sup>۔ رفتہ رفتہ عقیدے کی بنیاد پر شدد عالم ہو گیا جس سے پاکستان میں مذہب اور عقیدے کی آزادی کم ہو گئی ہے<sup>43</sup>۔

ہمسایہ ممالک (باخصوص بھارت، افغانستان اور بگلہ دیش) سے تعلقات کشیدہ رہے کیونکہ عدم رواداری کے پھیلاؤ سے ناصرف داخلی امن اور سلامتی کا مسئلہ پیدا ہوا بلکہ ہمسایہ ممالک نے بھی رد عمل کا اظہار کیا جس کا نتیجہ تعلقات میں خرابی کی صورت میں نکلا۔

مذہبی جماعتوں اور انہا پسندگروں ہوں نے عدم رواداری کے فروع کے علاوہ تنازع کشمیر، بین العلاقوں کی دہشت گردی اور مخالفانہ سیاست کی تشوییر نے منفی سرگرمیوں میں ملوث غیر ریاستی عناصر کو موقع فراہم کیا۔

پاکستان کی تعلیمی پالیسی اور نصاب میں ابتداء سے مذہبی قلیتوں کے خلاف مذہبی تعصب برداشت گیا ہے<sup>44</sup>۔ اس سے انہیں بیگانہ سمجھنے کی سوچ پیدا ہوئی۔ تیتجماً سماج مذہب اور فرقے کی بنیادوں پر تقسیم ہو گیا ہے۔

Constitution of 1973 declared Islam as a State religion and reserved the offices of President and Prime Minister for Muslims only, under its Article 41(2) and 91(3) respectively.

<sup>39</sup> Pakistan Bureau of Statistics. (n.d.). Retrieved November 7, 2015, from

[http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION\\_BY\\_RELIGION.pdf](http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION_BY_RELIGION.pdf)

<sup>40</sup> جنہی میں 30 فیصد سفید رنگ قلیتوں کا نمائندہ ہے 1949ء میں قلیتوں کی آزادی کی شرح اس سے درجے کم تھی۔

<sup>41</sup> پاکستان پبلک کو 1860ء باب XV کی شریعت 295 بابی 295 ہے اور 1898ء میں عرقیہ اور مذہب اسلام کے خلاف مختلف جرائم پر لازمی سزا میں موٹ جو یہ کی گئی ہے۔

<sup>42</sup> 2002ء سے اقوام متحده کیشن برائے عالمی مذہبی آزادی نے پاکستان میں مذہبی آزادی کی صورت کے پیش نظر خصوصی تشویش کا اٹھار کیا تھا۔

<sup>43</sup> Minorities under attack: Faith-based discrimination and violence in Pakistan. (2014, November 7). Retrieved November 5, 2015, from

[https://www.fidh.org/IMG/pdf/20150224\\_pakistan\\_religious\\_minorities\\_report\\_en\\_web.pdf](https://www.fidh.org/IMG/pdf/20150224_pakistan_religious_minorities_report_en_web.pdf)

<sup>44</sup> The first education policy in Pakistan was introduced in 1970. During 1970 – 2013 eleven different governments introduced their National Education Policies and interestingly all of them were discriminatory on the basis of religion and contained statements of violence, prejudice and hate. The latest national education policy of 2009 includes a chapter on Islamic values. The curriculum is biased and contains hate material in textbooks. There is hardly a material, which encourages respect for human rights, acceptance for religious diversity and concept of equality among the citizens.

<sup>45</sup> (2013, March 1). Retrieved November 7, 2015, from <http://archive.paxchristi.net/MISC/2014-0251-en-ap-GE.pdf>

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ نفرت اور دشمنی کی فضانے پالیسی اور سماجی رویوں میں طلب اور رسید جیسا تعلق پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے ملک انفریات اور عقیدے کی بنیاد پر گروہی اختلافات کے لیے زرخیز میں بن گیا۔

پاکستان میں امن و سلامتی کی غیر مستحکم صورت حال نے معیشت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں<sup>46</sup>۔ عالمی اقتصادی فورم کی عالمی مسابقت رپورٹ 2014-2015ء کے مطابق پاکستان 144 ممالک میں 129 ویں نمبر پر ہے۔<sup>47</sup>

ست معاشری سرگرمی کی وجہ سے ایک کے بعد دوسری حکومت کو انہتا پسندی سے بڑنے کے لیے وسائل اکٹھ کرنے میں دشواری کا سامنا رہتا ہے۔ اس لیے جی ایس پی پلس اور کیری لوگر بل کے تحت دی جانے والی رعایتیں خاصی باعث اطمینان مگر ان کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

#### 4.3 دہشت گردی پر ریاستی عمل

پاکستان میں مختلف حکومتوں نے دہشت گردوں سے معاہدوں<sup>48</sup> اور مذاکرات<sup>49</sup> کے ذریعے صورت حال کو کثروں کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر 14 جون 2014ء کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے (فاتا) کی ایجننسی شماں وزیرستان میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا گیا<sup>50</sup>۔ آپریشن کے نتیجے میں جملوں میں اضافہ ہوا تو فوجی کارروائی کو دیگر علاقوں تک پھیلایا گیا جن میں غیر قبائلی علاقے اور انہتا پسند تنظیموں کی بہت بڑی پناہ گاہ اور پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی شامل ہے۔

16 دسمبر 2014ء<sup>51</sup> کو آرمی پیلک سکول (پشاور) پر دہشت گردوں کی کارروائی کے بعد حکومت پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف نیشنل ایکشن پروگرام<sup>52</sup> ترتیب دیا اور اس پر عمل درآمد شروع کیا۔

پاکستان میں جمہوری نظام استحکام کی راہ پر گامزن رہا ہے۔ پاکستان میں عدیہ اور ذرائع ابلاغ خاصی حد تک آزاد ہیں، جبکہ بعض حکومتی حلقة

<sup>46</sup> 33% stronger: A Pakistan without terrorism. (2015, January 21). Retrieved February 07, 2016, from <http://www.dawn.com/news/1158474>

<sup>47</sup> Pakistan ranks 129 out of 144 economies in WEF's GCR 2014-2015. (2014, September 4). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.dailytimes.com.pk/business/04-Sep-2014/pakistan-ranks-129-out-of-144-economies-in-wef-s-gcr-2014-2015>

<sup>48</sup> Agreement signed to restore peace in Swat. (2009, February 16). Retrieved February 07, 2016, from <http://nation.com.pk/politics/16-Feb-2009/Agreement-signed-to-restore-peace-in-Swat>

<sup>49</sup> Peace initiative: Govt negotiators given 'open mandate' for talks - The Express Tribune. (2014, February 01). Retrieved February 07, 2016, from <http://tribune.com.pk/story/666132/peace-initiative-govt-negotiators-given-open-mandate-for-talks/>

<sup>50</sup> Operation updates: 22 militants killed in Datta Khel air strikes - The Express Tribune. (2014, June 15). Retrieved November 1, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/722202/army-launches-operation-in-north-waziristan/>

<sup>51</sup> Militant siege of Peshawar school ends, 141 killed. (2014, December 16). Dawn News. Retrieved December 5, 2015, from <http://www.dawn.com/news/1151203>

<sup>52</sup> NACTA. (n.d.). Retrieved February 07, 2016, from <http://nacta.gov.pk/NAPPoints20.htm>

اچھی تک ملکی و بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کو 'داخلی معاملات' میں مداخلت 'گردانے' ہیں، لہذا خدشات کے پیش نظر متعدد بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں نے رجسٹریشن کی تجدید نہیں کرائی جبکہ مقامی غیر سرکاری تنظیموں کی نگرانی کی جاتی ہے، پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ نیز 2015-2016ء میں رجسٹریشن اور نگرانی کی قواعد و ضوابط میں تغیرت لائی گئی ہے۔ بعض مقامی تنظیموں کے غیر قانونی طور پر بند کیا گیا۔

حکومت پاکستان بین الاقوامی تعاقدات کو مضبوط بنانے، معيشت کی بحالی اور انسداد و ہشتگردی کے لیے کوشش ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے قائم کیے گئے ہیں جن میں قومی کمیشن برائے انسانی حقوق (2015ء)<sup>53</sup>، پنجاب انفارمیشن کمیشن (2014ء)<sup>54</sup>، پیشش کمیشن آن دی سٹیشن آف وومن (2000ء)<sup>55</sup>، اور خیرپختونخوا، پنجاب (2014ء) اور سندھ (2015ء) میں پرونش کمیشن آن دی سٹیشن آف وومن کا قیام شامل ہے۔

یورپی یونین کی جانب سے پاکستان سے جزاً لائزڈ سکیم آف پریفسنسرز (جي ایس پی) پلس کا معابرہ کیا گیا ہے جو یہم جنوری 2014ء سے نافذ اعلیٰ ہے۔ اس کی بناء پر یورپی ممالک کو برآمد کی جانے والی 90 فیصد پاکستانی مصنوعات پر ڈیپوٹیز کو ہٹا دیا گیا ہے، تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان انسانی حقوق، اچھی طرز حکمرانی، مزدوری کے حقوق اور ماحول پر 27 بین الاقوامی کنوشن پر عمل درآمد کرے۔<sup>56</sup>

<sup>53</sup> Raza, I. (2015, February 14). Rights commission set up, to become operational soon. Retrieved December 7, 2015, from <http://www.dawn.com/news/1163508>

<sup>54</sup> PUNJAB INFORMATION COMMISSION. (n.d.). Retrieved February 05, 2016, from <http://www.rti.punjab.gov.pk/>

<sup>55</sup> National Commission on the Status of Women. (n.d.). Retrieved February 05, 2016, from <http://www.ncsw.gov.pk/>

<sup>56</sup> Duty free access: EU approves GSP Plus status for Pakistan - The Express Tribune. (2013, December 12). Retrieved November 7, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/644916/duty-free-access-eu-approves-gsp-plus-status-for-pakistan/>

باب نمبر 5

نتائج اور تجزیہ

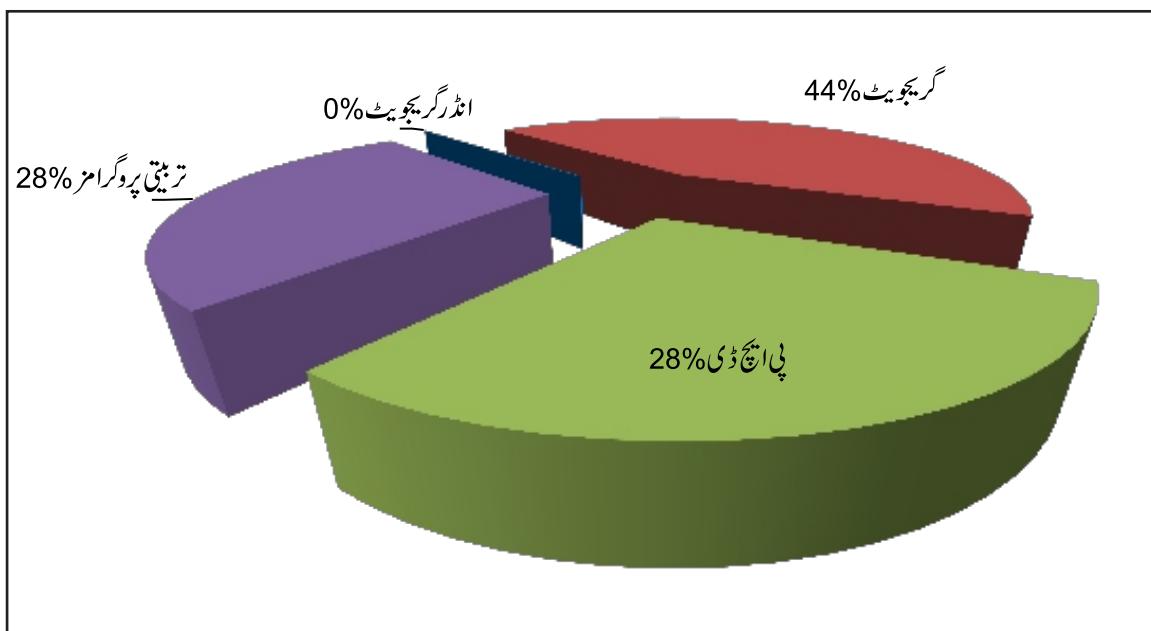
## 5- نتائج اور تجزیہ

### 5.1- جذبہ، عزم اور علمی پس منظر

تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ اش رو یو میں شامل کی گئی تنظیمیں اپنے کام میں انتہائی سنبھیڈ ہیں۔ جائزہ کاری سے معلوم ہوا کہ تنظیمیں تعمیر امن کے لیے پر جوش اور پر عزم ہیں۔ معلومات کی فراہمی میں کشادہ دلی، اپنے کام سے پڑا امید اور اس کے بارے میں فکرمندی سے اپنا بیت کا اظہار ہوتا تھا۔

ان میں سے بیشتر کے پاس ایسی کل و قمی افرادی قوت موجود ہے جو تعمیر امن کے حوالے سے علمی پس منظر رکھتی ہے یا اس موضوع پر انہوں نے منحصر تربیتی پروگراموں میں شرکت کی ہے۔

مندرجہ ذیل گراف ان تمام تنظیموں کے انسانی وسائل کے عملی پس منظر کی مجموعی تصویر پیش کرتا ہے:



57

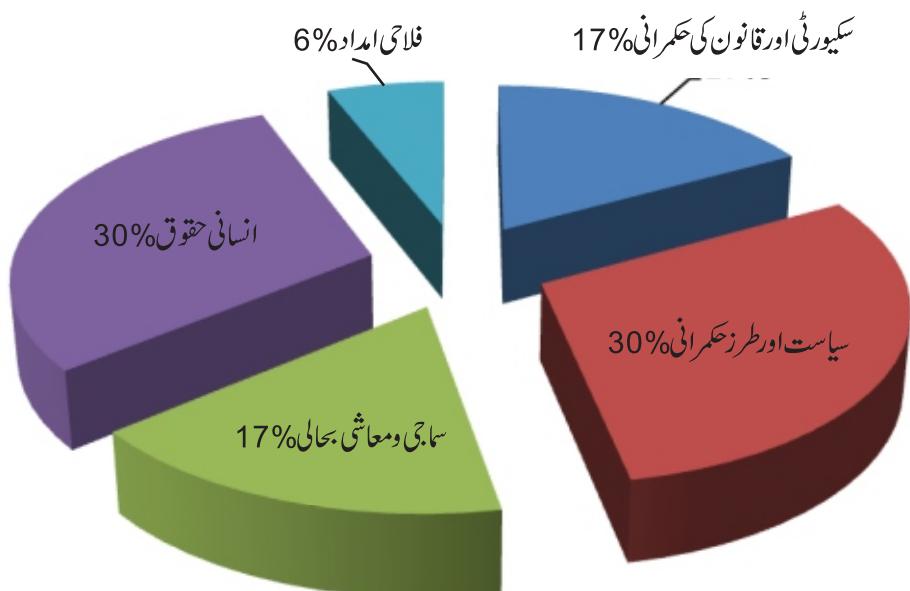
تاہم تعمیر امن کی تعلیم (رسی وغیر رسی) کی یہ شرح کسی تنظیم میں کم اور کسی میں زیادہ ہے۔ سٹاف میں پی اچ ڈی کی زیادہ شرح (28%)<sup>57</sup> تحقیق میں شامل دولیمی اداروں میں زیادہ تھی۔ ایک سرکاری اور ایک غیر سرکاری تنظیم میں ایک سٹاف ممبر پی اچ ڈی تھا جبکہ تعلیمی اداروں میں یہ تعداد تین تھی۔ زیادہ تر این جی اوز میں سٹاف متعلقہ موضوع پر ماسٹر ڈگری کا حامل تھا یا کسی منحصر تربیتی پروگرام میں شریک ہو چکا تھا۔

<sup>57</sup> None of the staff member of the entities interviewed studied about peacebuilding during their undergraduate studies.

## 5.2 تعمیر امن کے پہلو:

1	سکیورٹی اور قانون کی حکمرانی	سکیورٹی تربیت کی فراہمی
		حملوں کی زد میں آنے والوں کی حفاظت
		سکیورٹی کے شعبے میں اصلاحات
		سابق جنگجوؤں کو غیر مسلح اور غیر متحرک کرنا
		پولیس، بیبل اور عدالیہ میں اصلاحات (قانون کی حکمرانی)
2	سیاست اور آداب حکمرانی	تعمیر امن کے عمل کی معاونت
		سیاست میں شمولیت
		ریاست اور حکومتی ادارے، پلک ایڈمنیسٹریشن
		اور سول سروں کی استعداد کار میں اضافہ
3	سماجی و معاشی بحالی	سماجی خدمات: صحت، تعلیم، سماجی فلاح، آبادی کی رегистریشن معاشری نہاد اور ملازمت کے موقع کے لیے تحرک اور معاونت سول سوسائٹی کی مضبوطی
4	انسانی حقوق	انسانی حقوق کی تعلیم، وکالت اور نگرانی
5	فلاجی امداد	خوارک، پانی، نکاسی، پناہ، صحت کی فراہمی کے لیے فوری کوششیں، مہاجرین اور نقل مکانی کرنے والوں کا تحفظ اور بحالی

جواب دہندگان یا تنظیموں نے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر تعمیر امن کے لیے کوشش کی:



تحقیق سے معلوم ہوا کہ تنظیموں نے سکیورٹی اور قانون کی حکمرانی کے شعبے کے لیے اپنے کام کا 17% حصہ وقف کیا جس میں حملوں کی زدیں آنے والوں کے تحفظ اور سکیورٹی کی تربیت کی فراہمی شامل ہے۔

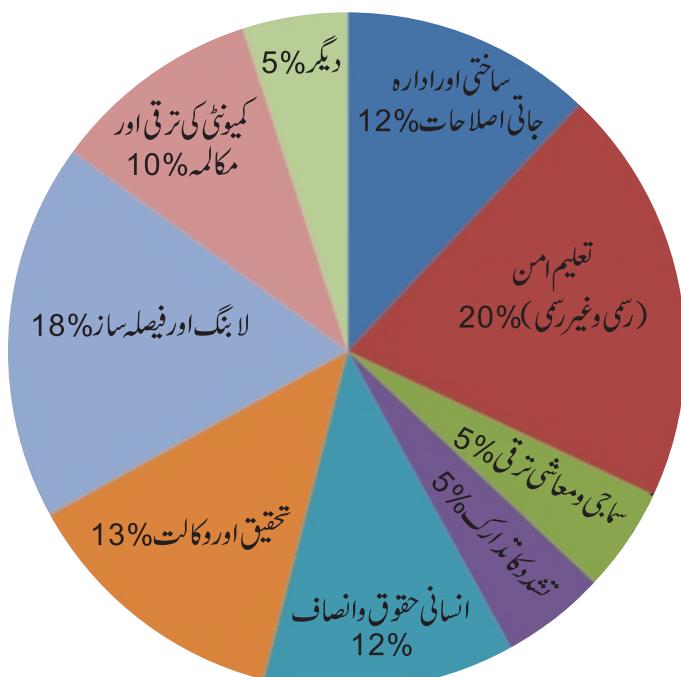
ان پہلوؤں کا قریب سے جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ سکیورٹی سیکٹر ریفارمز/ایس ایس آر اور ڈس آرمانت، ڈی موبالائزیشن ایڈریس ان سیگریشن/ڈی ڈی آر پر ان تنظیموں نے تاحال بھر پور کھون نہیں کی۔ ایس ایس آر اور ڈی ڈی آر بعض وجوہ کی بناء پر تعمیر امن کے لیے سول سوسائٹی کی ترجیح نہیں رہا۔ ان میں سکیورٹی اسٹبلشمنٹ اور سماجی شعبے سے روابط میں کمی، تنظیمی اور انفرادی سلامتی اور رسول سوسائٹی تنظیموں کی ریاستی اداروں پر اعتماد کی کمی یا عدم اعتقاد شامل ہیں۔

البتہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستانی وزارت داخلہ کا کراسس منچنٹ سیل کسی حد تک ڈی ڈی آر اور ایس ایس آر کو ڈی ریڈیکلائزیشن پروگرام میں بروئے کارلاتا ہے۔ تاہم اس تحقیق میں سکیورٹی کے ڈھانچوں اور وزارت داخلہ کی کارکردگی کا جائزہ نہیں لیا گیا۔

### 5.3 تعلیم امن کے طریقہ کارک استعمال عام ہے جس میں بین المذاہب ہم آہنگی اور مشترکہ ثقافتی ورثہ کے استعارے کو برداشتاتا ہے:

20% فیصد جواب دہندگان کے مطابق تعمیر امن کے لیے امن کی تعلیم کے طریقہ کارک استعمال کیا گیا اس میں عموماً نہیں ذرائع اور ثقافت میں سے بین المذاہب ہم آہنگی اور مشترکہ تاریخ کی مثالوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ 18 فیصد جواب دہندگان نے "لا بگ" کو تعمیر امن کا مفید ذریعہ فراہدیا۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ تنظیموں کی جانب سے لا بگ کی مہمات کسی موضوع پر ہم اور شندہ کے تریاق کے طور پر موزوں ہیں۔

ساختی اور ادارہ جاتی اصلاحات (12%)، انسانی حقوق اور انصاف (12%) اور تحقیق و کالٹ کے طریقہ کار (13%) تیسرا ترجیح قرار پائیں۔ 10 فیصد جواب دہندگان نے کمیونٹی کی تعمیر اور مکالمہ کو تعمیر امن کے لیے مفید طریقہ کار فراہدیا۔ سماجی معاشی ترقی اور شندہ کے خلاف حفاظتی اقدامات پر 5 فیصد جواب دہندگان نے اثبات میں جواب دیا۔ ذکورہ طریقہ ہائے کار اور ذرائع کے ذیلی زمروں کو دیگر میں شمار کیا گیا ہے۔

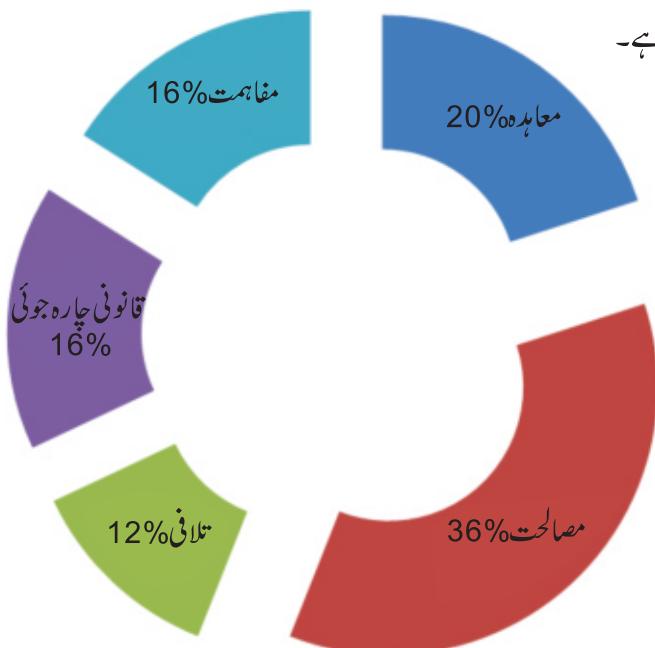


پاکستان کے تناظر میں تعمیر امن کے لیے مذہبی امن مناسب شروعات ہے تاہم بین المذاہب اور مشترکہ تاریخ کے عنوان تلے ہونے والی ان سرگرمیوں کی افادیت کی جانچ کی ضرورت ہے۔ بین المذاہب مکالمے کا استعارہ مختلف مذاہب کے درمیان عام استعمال ہوتا ہے البتہ سماجی اور سیاسی دائروں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ علاوه ازیں مذہبی بنیادوں پر تعمیر امن کی کوششیں کثیر جہتی کوششوں کا ایک حصہ ہو سکتی ہیں۔

تنازع کے متفرق محکمات کے پیش نظر کثیر جہتی کوششیں اہتمائی اہم ہوں گی۔ علاقائی (بین المالک) بنیاد پر کوششیں، بالخصوص پاک بھارت تعلقات اور تعمیر امن کے لیے کیمیونٹی کی بہتری کا طریقہ کارجاری اقدامات کے اثر میں غیر معمولی اضافہ کر سکتے ہیں۔

#### 5.4 مفاہمت کے ذریعے تنازعات کے حل کا عام استعمال

جواب دہنگان نے 'مفاہمت'<sup>58</sup> کو انفرادی اور کمیونٹیوں کی سطح پر تنازعات کے حل کے لیے عام استعمال ہونے والا ذریعہ قرار دیا جس سے عندیہ ملتا ہے کہ تبادل ذرائع ناقابل عمل یا کھٹن ہیں۔ تنازعات میں شریک افراد کا سماجی اور سیاسی دباؤ اور دیگر اثرات کی وجہ سے پائیدار تعمیر امن کی کوششیں متاثر ہوتی ہیں نیز ان میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ثابت امن کی کوششیں بیشتر مرتبہ کامیابی سے کیوں ہم کنار نہیں ہوتیں۔ مندرجہ ذیل گراف میں جواب دہنگان کی جانب سے تنازعات کے حل کے لیے استعمال ہونے والے طریقہ ہائے کارکوپیش کیا گیا ہے۔



اسی طرح پائیدار امن کے لیے ماضی کے تنازعات کو حل کرنا ضروری ہے، مثال کے طور پر مخالفین کے درمیان پائیدار امن کا قیام۔ امن اور تنازعات کے حل پر تبادل طریقوں کے استعمال کے حوالے سے جست پیشہ یا جس پی آئی (پشاور کی ایک تنظیم) کا کام<sup>59</sup> اس کی ایک اچھی مثال ہے۔ بے پی آئی عبوری انصاف کا طریقہ کار استعمال کر رہی ہے جو سماج اور مخالفین میں ثابت تعمیر امن کا اہم عنصر ہے۔ تنظیم تنازعات کے حل کے لیے جرگہ اور انصاف کی سماجی کے طریقہ کار کے امتزاج کو بروئے کار لائی۔

بلashہ تنازعات کے حل کے لیے کوئی بھی تبادل طریقہ کار شامل جرگہ یا پنچایت بحث طلب ہے کیونکہ اس میں انسانی حقوق بالخصوص عورتوں

<sup>58</sup> اس تحقیق میں، سمجھتے، کوئی امن کی ایک خالی شمار کیا گیا ہے۔

<sup>59</sup> JPI | HOME. (n.d.). Retrieved March 05, 2016, from <http://www.justpeaceint.org/>

کے حقوق کو پس پشت ڈالا جاتا ہے۔ بہر حال، چونکہ پاکستان کے سول پرویز برکوڈ میں تنازعات کے حل کے لیے تبادل طریقہ کار<sup>60</sup> بروئے کار لانے کی گنجائش موجود ہے اس لیے بلا امتیاز قانون کے دائے کے اندر اور انسانی حقوق کے مطابق اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

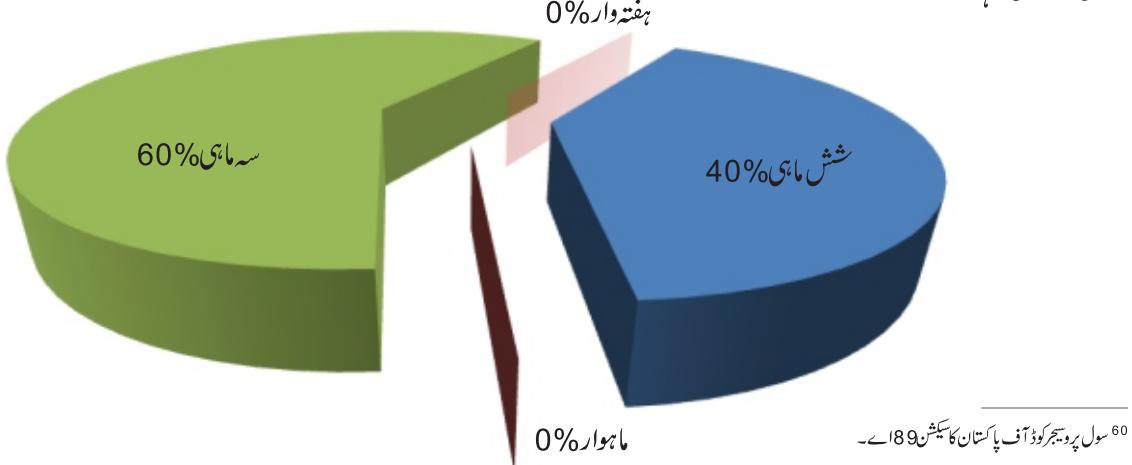
پس پاکستان کی سماجی و ثقافتی حالات کے تناظر میں تعمیر امن کے عالمی اور مقامی طریقہ ہائے کار کا امتحان مددگار ہو سکتا ہے کیونکہ قیام امن کی کوشش شروع سے آخر تک مقامی لوگوں کے درمیان ہی ہوتی ہے۔

### 5.5 تعمیر امن کے مختلف پہلوؤں پر کام کرنے والی تنظیموں میں نیٹ ورکنگ کی کمی:

موجودہ صورت حال میں نیٹ ورکنگ سے مراد مشترکہ مقصد کے لیے مربوط تعلقات کی بجائے وقت فراغت ہونے والا بھی تعاون، دعوت نامے اور ایک دوسرے کی سرگرمیوں میں حصہ سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات تنظیموں کام میں اشتراک کے لیے معاہدت کی یادداشت پر مستخط بھی کرتی ہیں لیکن منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد میں اشتراک کا پہلو نظر انداز ہوتا ہے۔ نیٹ ورکنگ کے بارے میں کم جان کاری اور اس پر کم عمل درآمد کی وجہ ادارہ جاتی عدم استحکام، سلامتی کے خطرات، ناکافی سیاسی معاونت اور کمیونٹی کے تعاون کی کمی ہے۔

تحقیق کے دوران یہ جان کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی کہ تعمیر امن اور تنازعات کے حل کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے مابین نیٹ ورکنگ نسبتاً زیادہ تھی (اگرچہ سرکاری، غیر سرکاری اور علمی ادارے کے مابین اس کی سطح مختلف تھی)۔ دیگر پہلوؤں اور مقاصد پر کام کرنے والی تنظیموں کی ایک دوسرے کے ساتھ نیٹ ورکنگ کم تھی۔

مثال کے طور پر مذکورہ طریقہ کار کو استعمال کرنے والی تنظیموں کی فلاج، ترقی، انسانی حقوق، سلامتی اور قانون کی بادلتی کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ تحرک یا موثر نیٹ ورکنگ نہیں تھی۔ تعمیر امن کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے درمیان فاصلہ نقصان دہی ہو سکتا ہے بلکہ اتحاد امن میں تاخیر کا باعث بن سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ تعمیر امن پر کام کرنے والی تنظیموں نیٹ ورکنگ پر دیے گئے عمل کا عکاس ہے:



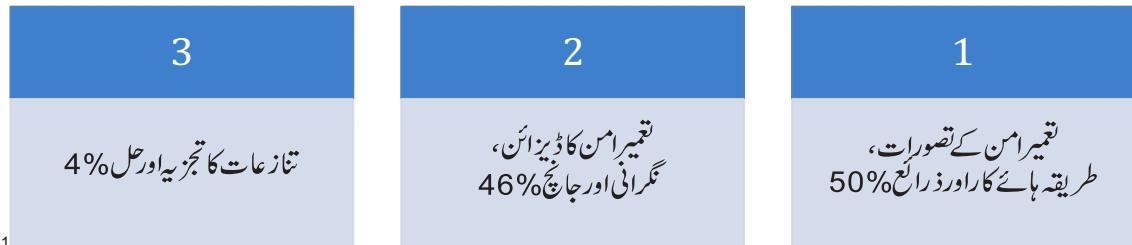
کمزور نیٹ ورک کی ایک اور وجہ تنظیموں کے پاس اس مقصد کے لیے ناکافی انسانی وسائل ہیں۔ عموماً پرانی جمیلیں شاف کو اپنی بھاری ذمہ داریوں کے علاوہ نیٹ ورک کا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

قانونی، معاشری، سیاسی اور سماجی شعبوں میں اشتراک تعمیر امن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس سے مراد منصفانہ اور پر امن، سماج کے ضروری عوامل مثلاً اچھی طرز حکمرانی، معاشری ترقی اور انسانی حقوق کا تحفظ وغیرہ کے حصول کے لیے جڑت اور اشتراک ہے۔ کوئی ایک تنظیم یہ ساری ذمہ داری نہیں نبھا سکتی ہے یا تعمیر امن کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کر سکتی ہے چاہے اس کے پاس وزارت امور داخلہ جتنے وسائل ہی کیوں نہ ہوا اور چاہے اس کا اثر اور حجم بہت بڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اس لیے تعمیر امن کی کامیابی کے لیے مختلف تنظیموں کے درمیان بامعنی تعاون بہت ضروری ہے جیسے سول سوسائٹی، سرکاری، علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان نیٹ ورک کا ہونا۔ تعمیر امن کے کام میں باہمی تعاون سے مسابقت ہوتی ہے اس لیے تنظیموں کا تنوع، کردار اور سرگرمیاں بہتری کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔

## 6۔ استعداد کار میں اضافہ

جواب دہنگان نے استعداد کار میں اضافے کے لیے مندرجہ ذیل پہلوؤں کو اہم گردانا:



61

## 7۔ میں المذاہب کا استعارہ اور آئی سی ٹی کا طریقہ کار اور ذرائع:

تعمیر امن کے تصورات، طریقہ ہائے کار اور ذرائع پر معلومات و ابلاغ کی ٹیکنالوژی (سوشل میڈیا وغیرہ) اور مذہبی تنوع کے استعارے کو ترجیح دی جائے۔

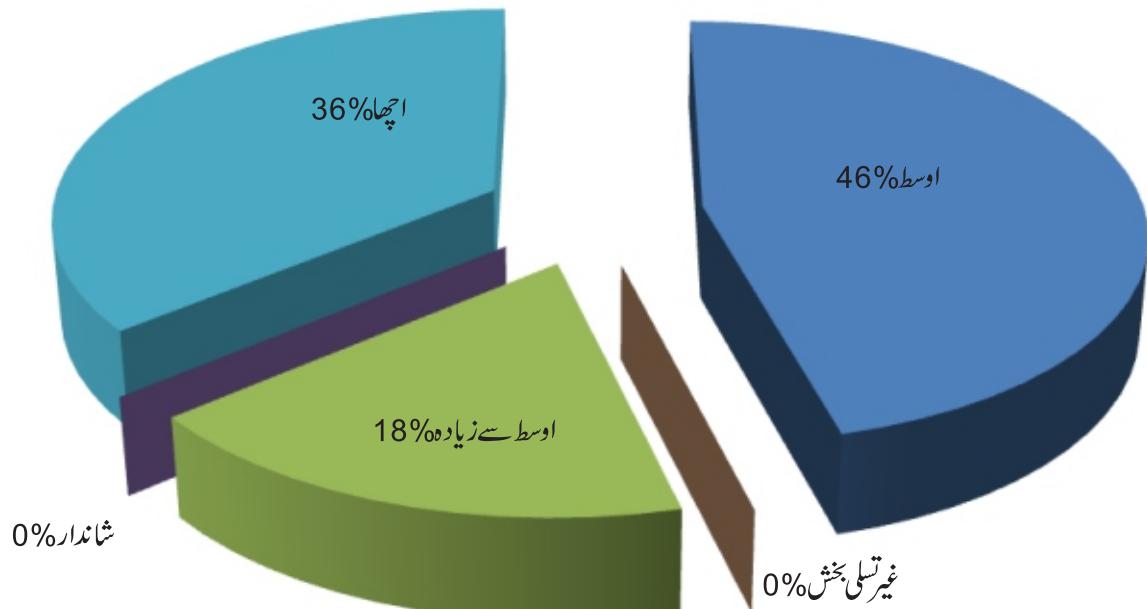
اس کا سبب یہ ہے کہ آئی سی ٹی اور میں المذاہب آہنگی پر گفتگو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور سیاسی طور پر حساس موضوعات پر بات کرنے کی نسبت آسان ہے۔ آئی سی ٹی، بالخصوص سوشنل میڈیا، کے استعمال کا راجحان زیادہ ہے اور یہ ابلاغ کا ستا طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے نوجوانوں تک رسائی آسان ہے۔

<sup>61</sup> ہر فیصد تمام جواب دہنگان کا مجموعہ ہے۔

انڑو یو کے دوران زیادہ تنظیموں کا کہنا تھا کہ جب متعصب لوگ نفرت اور انہتا پسندی پھیلا سکتے ہیں تو آئی سی ٹی تعمیر امن کے لیے موثر کیوں نہیں ہو سکتا۔ دوسری جانب پاکستان کے تناظر میں تعمیر امن کے لیے بین المذاہب ہم آہنگی کا طریقہ کار سماجی اور سیاسی حلقوں میں موثر ہو گا۔ دہشت گردانیں حلقوں میں مذہبی استعارے کو استعمال کرتے ہیں۔

## 5.8 تعمیر امن کے اقدامات

درج ذیل گراف دوران عمل تعمیر امن کے اقدامات کی سماجی شافتی ضروریات سے مطابقت کی عکاسی کرتا ہے:

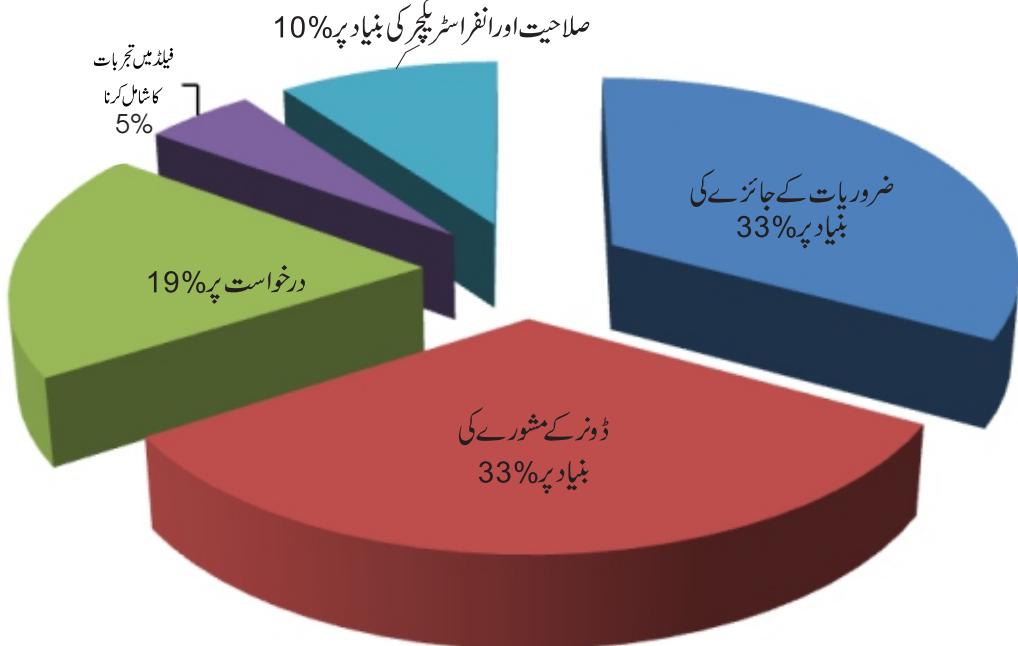


انداد دہشت گردی کے قومی پلان (2014) پر عمل درآمد میں یک سوئی کے سوال کو فواد بار بار اٹھاتے ہیں۔ تنظیموں کی تعمیر امن کی حکمت عملی پر بھی اسی طرح کے سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ تعمیر امن کی حکمت عملی کو قیام امن کی وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر چھوٹے اور بڑے پیمانے پر تعمیر امن کے اقدامات کو ایک دوسرے سے جوڑنا چاہیے۔ امن کے لیے کام کرنے والوں کو ثبت امن کے حصول کے لیے حکمت عملی وضع کرنا ہو گی۔ تاہم اسے فوری طور پر یا مختصر وقت کے اندر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کسی تباہی کے حل کے لیے اسے مجموعی طور پر سمجھنا ضروری ہے جو جامع تجزیے سے ممکن ہو گا۔ علاوه ازیں ثبت امن کے حصول کے لیے کام کرنے والے شرکت داروں (ڈوڑا اور عمل درآمد کرنے والی تنظیموں) کو امن کے طویل المدت ایجاد اپنے کی اشد ضرورت ہے۔

مزید برآں حصول امن کا کام بہتر انداز میں کرنے کے لیے تنظیموں کو حالات میں ہونے والی تبدیلیوں پر نظر رکھتے ہوئے اپنی حکمت عملیوں کو جانچتے رہنا ہو گا۔ تعمیر امن کے لیے انہیں خود کو حالات کے مطابق ڈھالنا ہو گا۔ اس کے لیے تنظیم کے داخلی وسائل کی پیروںی حالات مطابقت ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر اٹھائے گئے اقدامات کی مسلسل اور با قاعدہ گرفتاری اور جانچ کرنے سے تنظیم بدلتے ہوئے سماجی و سیاسی منظر نامے سے مطابقت پیدا کر سکے گی۔

## 5.9- تعمیر امن کے اقدامات جزوی طور پر ڈوزر کے زیر اثر ہوتے ہیں:

جواب دہنگان سے معلوم ہوا کہ تعمیر امن کے اقدامات جزوی طور پر ڈوزر کے زیر اثر (33%) ہوتے ہیں اور ضروریات کے جائزوں پر ابھی اتنے ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن جواب دہنگان کے مطابق تعمیر امن کے اقدامات میں ضروریات کے جائزوں کو بہتر طور پر انجام دینے کی گنجائش موجود ہے۔ ضروریات کے جائزوں کو سمجھی گئی سے نہ لینے سے تعمیر امن کے اقدامات کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ انٹرویو یز کی مدد سے بنایا گیا مندرجہ ذیل گراف پاکستان میں عام طور پر دی جانے والی تعمیر امن کی ترتیبیت اور پروگراموں کی بنیاد کی وضعیت کرتا ہے۔



تعمیر امن کے اقدامات میں مجموعی طور پر نگرانی اور جانچ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ عموماً نگرانی اور جانچ کو منصوبہ بندی اور احتساب کے عمل کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اسے سیکھنے اور سیکھ کر آئندہ کے لائچے عمل میں شامل کرنے کا عمل نہیں گردانا جاتا۔ جانچ کے عمل میں ٹھوس نتائج کے علاوہ رویوں اور تعلقات میں تبدیلی جیسی جہتوں کو شامل کرنا بھی اہم ہے۔ اسے عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے تاہم تعمیر امن کے اقدامات کی جانچ میں افراد اور کمیونٹیز کے رویوں اور تعلقات میں بہتری کو ملاحظہ رکھنا اہم ہے۔ اس تبدیلی کو کوئی کوئی کمیونٹی کے اندر، کمیونٹیوں کے مابین، باہمی، علاقائی اور بین الاقوامی، ہر سطح پر ملاحظہ رکھنا چاہیے۔

علاوہ ازیں تعمیر امن کے اقدامات کو عملی جامہ پہنانے والی مجوزہ حکمت عملیوں کی جانچ بہت اہم ہے۔ جب سرگرمیوں اور پروگراموں پر عمل درآمد ہوتا ہے تو حالات میں تبدیلی کو ملاحظہ رکھتے ہوئے مقاصد کے حصول میں معاون نئی حکمت عملی سامنے آتی ہے لیکن پیشتر مرتبہ اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا پہلوؤں کے جائزے سے نگرانی اور جانچ کے حاصل نتائج کو ہم بہتر بنان پائیں گے اور امن عمل کو مضبوط کریں گے۔

لہذا نگرانی اور جانچ کے ذریعے منصوبوں پر ملاحظہ رکھنے سے پسیدار امن کی تعمیر اور ڈوزر اور عمل درآمد کرنے والی تنظیموں کے مابین اعتماد میں اضافہ ہو گا۔

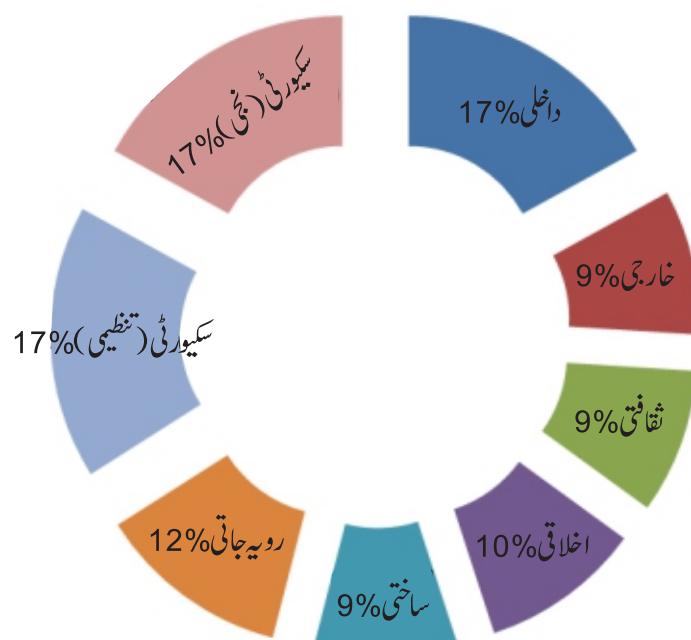
## 5.10 ڈیڑائیں اور تبدیلیوں پر ڈوزر کو زیادہ پچ کا مظاہرہ کرنا چاہیے:

انٹرو یو ز اور گنتگو کے دوران جواب دہندا گان کا کہنا تھا کہ تغیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں کے اقدامات کے ڈیڑائیں میں تبدیلی کا حوالے سے ڈوزر کم پچ کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے تغیر امن کا کام متاثر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈوزر مختصر مدت کے منصوبوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ مختصر یا وسط مدتی منصوبوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ قیام امن کو یقینی بنائیں گے۔ تاہم تغیر امن کے کام میں ضروری ہوتا ہے کہ مقامی تنظیمیں حالات کے ناظر میں منصوبہ سازی اور مناسب تبدیلیاں کریں۔ سماج میں پاسیدار امن کے لیے ضروری ہے کہ ڈوزر طویل المدتی ساتھ دیں۔

ڈوزر تنظیموں کی اپنی ترجیحات اور عمل درآمد کرنے والی این جی اوز میں فنڈ کے حصول کے مسابقت بھی ایسی سرگرمیوں کا سبب بنتی ہے جو مقامی ضروریات سے میل نہیں کھاتیں۔

## 5.11 تنظیمی اور نجی سلامتی کا چلنچ:

مندرجہ ذیل نقشہ تنظیموں (جن کا انٹرو یو کیا گیا) کو درپیش مختلف چیلنجز کی نشان دہی کرتا ہے:



تنظیموں نے مندرجہ ذیل داخلي اور خارجي چیلنجز کی نشاندہی کی:

اسباب	داخلي چیلنجز
سکول اور کالج کے نصاب میں نفرت انگیز مواد، این جی اوز پر پابندیاں (این جی اوز کے بارے میں نئی پلیسی)، سیاسی عدم استحکام، معاشری نا انصافی، وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم، سماجی سیاسی اور مذہبی تناظر میں سرگرمیوں پر قدغن، دہشت گردی اور متشدد مذہبی انتہا پسندی	(الف) سماجی اور مقامی / ملکی

عورتوں اور اقلیتوں وغیرہ کے بارے میں دفیانوئی خیالات، عورتوں کے خلاف جہیز، ونی اور سوارہ جیسی نقصان دہ رسمیں	ب) شافتی (رواج اور دفیانوئی خیالات)
عمل درآمد کرنے والی تنظیم کے دائرہ اختیار سے باہر سماجی و سیاسی حالات میں تبدیلی، ڈوائز کا احتساب	ج) تنظیمی دباؤ / کام پر روک
سرکاری اداروں کے عمل میں تاخیر سرکاری شعبے میں پرانی ٹینکنالوجی کا استعمال مثلاً فیکس، عوامی اور یاستی معاملات میں مذہب کا استعمال شعبوں (سرکاری) میں باہمی رابطوں کی کمی	1- ساختی (ادارے اور ان کی کارکردگی)
الف) تنظیمی اور نجی سکیورٹی ریاستی اور غیر ریاستی عناصر کی خفیہ نگرانی انہا پسند عناصر سے خطرہ ب) رویہ جاتی (تนาظر اور سوچ) اقلیتوں کے بارے میں متعصبانہ خیالات، وغیرہ، این جی اوز کے بارے میں رائے عامہ، رویہ اور خیالات	2 خارجی
ہمسایہ ممالک سے تعلقات میں خرابی بین الاقوامی دہشت گردی	ج) علاقائی و بین الاقوامی

اگر چہ نجی اور تنظیمی سکیورٹی کو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی اور تحفظ کی ذمہ داری ریاستی اداروں کی ہے لیکن وہ اسے قبول کرنے اور بھانے سے انکار کرتے چلے آرہے ہیں۔

یہ انکار نیشنل ایکشن پلان اور ایکش پلان فارہیومن ڈولپمنٹ میں بھی دکھائی دیتا ہے کیونکہ ان کی دستاویزات میں انسانی حقوق کے محافظین کے تحفظ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ 25 نومبر 2015ء کو انسانی حقوق کا دفاع کرنے والے کارکنوں کے تحفظ و سلامتی کے حق میں ایک قرارداد آئی تو اقوام متحده کی بڑی اسمبلی میں پاکستان (حکومت) نے اسکی مخالفت میں ووٹ دیا لیکن بسلی اس وقت ہوئی جب یہ قرارداد اکثریت رائے سے پاس ہو گئی<sup>62</sup>۔ ان افراد کی سلامتی اور تحفظ کے بارے میں تشویش کا اظہار اقوام متحده کی کوسل برائے انسانی حقوق کے پاکستان پر یونیورسل پریاڑک رویو (2012ء) کی تجویز نمبر 56 (صفحہ 18) میں کیا جا چکا ہے<sup>63</sup>۔

سویں سو سائٹی کی تنظیمیں اور انسانی حقوق کے کارکن مختلف طرح کی حکمت عملیاں اپنا کر نجی، تنظیمی اور ڈیجیٹل سکیورٹی کے چیلنج سے خود ہی نپٹ رہے ہیں۔

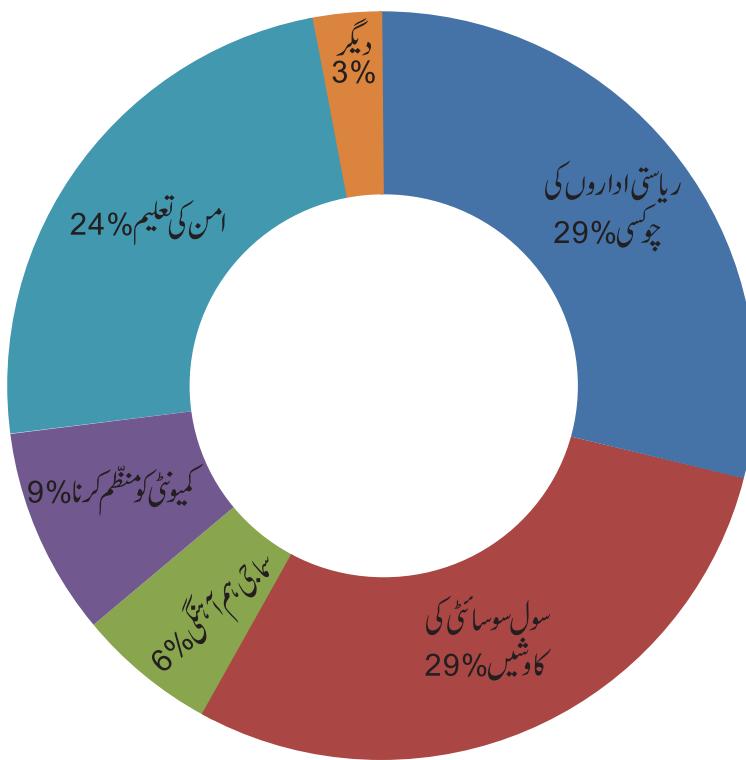
<sup>62</sup> General Assembly adopts important resolution on human rights defenders in face of opposition from China and Russia. (n.d.). Retrieved May 05, 2016, from [http://www.ishr.ch/news/general-assembly-adopts-important-resolution-human-rights-defenders-face-opposition-china-and#\\_ftn1](http://www.ishr.ch/news/general-assembly-adopts-important-resolution-human-rights-defenders-face-opposition-china-and#_ftn1)

<sup>63</sup> Report of the Working Group on the Universal Periodic Review Pakistan. (2012, December 26). Retrieved March 1, 2016, from <https://documents-dds-ny.un.org/doc/UNDOC/GEN/G12/190/31/PDF/G1219031.pdf?OpenElement>

## 5.12 تغیر امن کے لیے اہم عوامل

سماجی، معاشی اور سیاسی تعصبات، عدم مساوات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے نپٹنے کے بارے جواب دہندگان کا خیال تھا<sup>64</sup> کہ ریاستی اداروں کی چوکسی (29%) اور رسول سوسائٹی کی کوششوں کا (29%) کردار اہم ہے۔

جباب دہندگان نے مندرجہ ذیل عوامل کو تغیر امن کے لیے اہم قرار دیا

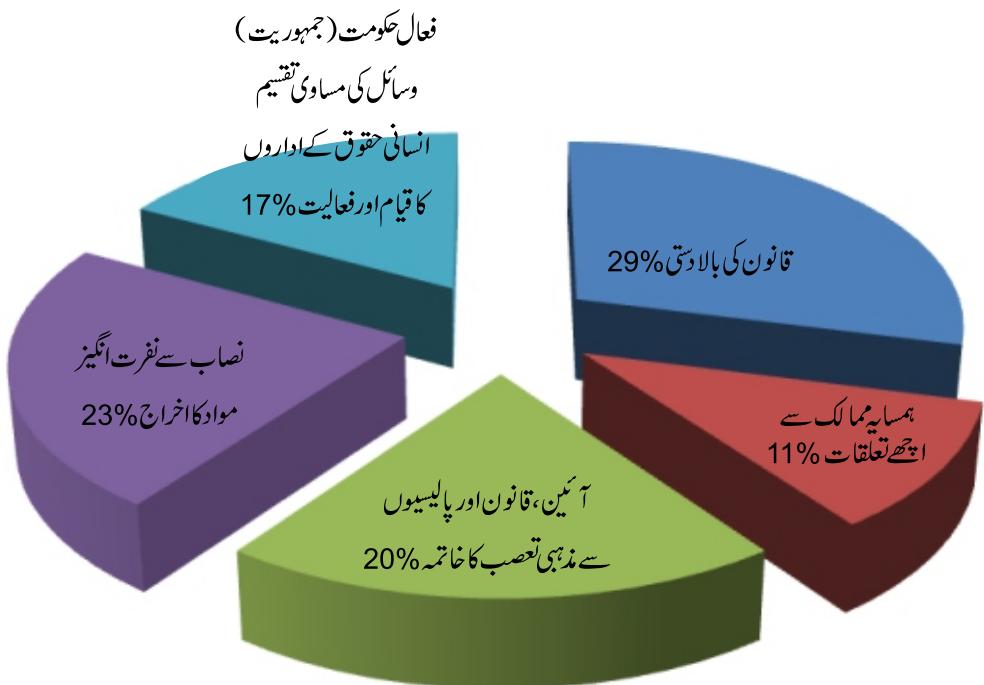


ریاستی اداروں کی چوکسی اور رسول سوسائٹی کی کوششوں سے متعلق سوالات کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری شرکت داروں میں مل کر کام کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

## 5.13 قانون کی بالادستی، نفرت انگریز مواد اور مذہبی تعصبات کی بیخ کی امن میں معاون ہوگی:

اس سوال کے جواب میں پاکستان میں امن کے فروع کے لیے پانچ نکات کو اہم سمجھا گیا۔ 29% جواب دہندگان نے قانون کی بالادستی کو

<sup>64</sup> چیختیں میں ریاستی اداروں کی پوکسی سے مراد بلا امتیاز رنگ، نسل، زبان جنہیں، زبان اور زادت و نیزہ تمام شہریوں کے انسانی حقوق کی حفاظت اور فروٹیلی گی ہے۔



اہم گردانا، 23% نے نصاب سے نفرت انگیز مواد کے اخراج کو سب سے اہم جانا، 20% کے مطابق آئین، قانون اور پالیسیوں سے مذہبی تعصب کا خاتمه سب سے اہم ہے، 17% نے فعال حکومت (جہوریت)، وسائل کی مساوی تقسیم، انسانی حقوق کے اداروں کا قیام اور فعالیت کو اہم قرار دیا جبکہ 11% نے ہمسایہ ممالک سے اچھے تعلقات کا چناؤ کیا۔

قانون کی بالادستی 29%， نصاب سے نفرت انگیز مواد کا اخراج 23%， آئین، قانون اور پالیسیوں سے مذہبی تعصب کا خاتمه 20%， فعال حکومت (جہوریت)، وسائل کی مساوی تقسیم، انسانی حقوق کے اداروں کا قیام اور فعالیت 17%， ہمسایہ ممالک سے اچھے تعلقات 11%۔

پائیدار امن کے لیے تنظیموں نے بھی اور سرکاری شعبے کے درمیان تعاون کو خصوصی اہمیت دی۔

بہر حال دیگر عوامل کی نشان دہی کرنے کی ضرورت ہے جو تعمیر امن کے لیے عمل انگیز کام کر سکتے ہیں۔ پاکستان امن و امان کی جس صورتحال سے گزر رہا ہے اس میں شاید تعمیر امن کے مختلف اقدامات کا اشتراک اور امترانج ہونا چاہیے۔ ان میں مقامی سے لے کر علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ ریاستوں اور شہریوں کو شامل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ سیاسی اور سماجی ہر سطح پر کیا جانا چاہیے۔ اس اشتراک کی مثالیں ماضی میں تعمیر امن کی کاوشوں اور حکمت عملوں میں تلاش کی جا سکتی اور ان سے سیکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر نیپال، جنوبی افریقا، آرلینڈ میں آزمائی گئی عبوری انصاف، اظہار حقیقت، ازالہ، تفہیش، ضمانت، ثالثی اور متعدد دیگر حکمت عملیوں کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ مندرجہ بالا گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ تعمیر امن کے اقدامات کو ایک خاص ترتیب کی جائے ایک کل کی صورت میں مربوط طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ نیز تعمیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں میں ہر سطح پر سرگرمیوں کی ترتیب اور مضبوط نیٹ ورکنگ انتہائی اہم ہے۔

باب نمبر 6

نتائج

## نتائج

تعمیر امن منصانہ اور پر امن سماج کی تشکیل کے لیے کیا جانے والا کثیر جتنی عمل ہے جس میں چیلنجز کو موقع سمجھ کر حالات کو بدلا جاتا ہے۔ پاکستان جس عبوری دور سے گزر رہا ہے اس میں مختلف پہلوؤں کے اشتراک اور پائیداری کے پہلو کو تحفظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔

مذہبی انہا پسندی، نفرت اگنیز مواد اور اقیتوں کا تحفظ دہشت گردی کے خلاف نیشنل ایکشن پلان 2014ء کا حصہ ہیں۔ ان پر توجہ مرکوز ہونے سے تعمیر امن کے اقدامات کا منظر نامہ بدل گیا ہے۔

پاکستانی ریاست اور سماج پر طویل عرصے سے چھائی مذہبی شدت پسندی اور متشدد انہا پسندی کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تنظیموں کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے انہیں ہم آہنگی کے ساتھ مذہبی بنیاد پر بیگانہ ہونے والی کمیونٹیوں میں کام کرنے اور فرقہ وارانہ، نسلی، لسانی اور صنفی تھبیت سے نبرداز ماہونے کا کٹھن کام کرنا ہے۔ ریاستی مشینی کا انحصار فیصلہ سازوں پر ہے لیکن فیصلہ سازوں میں جذبے اور تحرک کی کمی ہے جس کی وجہ سے تعمیر نو کے منصوبوں کی ناکامی کا مکان بڑھ جاتا ہے۔ لہذا بے عملی اور ابہام کا تریاق انہائی اہم ہے۔

تعمیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں (ڈوز اور عمل درآمد کرنے والی) کو اٹھائے گئے اقدامات کے نتائج پر زیادہ حقیقت پسندی اور سماج کی داخلی طاقت، آرٹ، ادب اور ثقافت پر انحصار کرنے کی ضرورت ہے<sup>65</sup>۔ نیز مقامی حالات کے مطابق تمام تنظیموں کو متوازن اشتراک عمل کی ضرورت ہے<sup>66</sup>۔ مثال کے طور پر یہ دیکھنا کہ کسی مخصوص صورتحال میں صحت یا تعلیم میں سے کسے ترجیح دی جانی چاہیے۔

مختلف سطحوں پر تعمیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں کے مابین جامع اور پائیدار امن کے لیے مضبوط روابط ضروری ہیں۔ ان میں عوامی رابطہ اور انسانی اقدار کا فروغ اہم ہے۔ عدم رواداری کی سوچ اور اسے جڑ سے ختم کرنے کے لیے فکر میں بنیادی تبدیلی اور عملیت پسندی ضروری ہے۔

انسانی حقوق کے اداروں کے قیام<sup>67</sup> کے بعد نیشنل ایکشن پلان اور ایکشن پلان برائے انسانی حقوق تعمیر امن کی نئی فکر کی غمازی کرتے ہیں۔ اس لئے منظم اور مربوط انداز میں سرانجام دینے کے لیے تعمیر امن کے طریقہ کا اور ذرائع کا از سرنو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

<sup>65</sup> تعمیر امن کی قبائل مدتی اقدامات سے چھوٹے بیانے پر امن کی توقع کی جانی چاہیے، وسط مدتی اور طویل مدتی اقدامات کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔

<sup>66</sup> مختلف عاملوں کے تعمیر امن کے اقدامات کی ترتیب۔

## Bibliography

Boraine, A. (n.d.). Truth and Reconciliation in South Africa. In TRUTH V. JUSTICE (pp. 141-157). Princeton University Press.

De Coning, D., & De Carvalho, G. (Eds.). (2013). *ACCORD Peacebuilding Handbook* (1st ed.). African Centre for the Constructive Resolution of Disputes.

Duty free access: EU approves GSP Plus status for Pakistan - The Express Tribune. (2013, December 12). Retrieved November 7, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/644916/duty-free-access-eu-approves-gsp-plus-status-for-pakistan/>

Forges, A., & Longman, T. (2004). Legal Responses to Genocide in Rwanda. In MY NEIGHBOR, MY ENEMY (pp. 49-68). New York: Cambridge University Press.

Lederach, J., Neufeldt, R., & Culbertson, H. (2007). THE CHALLENGE OF PEACEBUILDING EVALUATION AND MONITORING. In Reflective Peacebuilding (p. 2). Mindanao: Joan B. Kroc Institute for International Peace Studies, University of Notre Dame and Catholic Relief Services Southeast, East Asia Regional Office.

Maguire, M., & Dear, J. (1999). *The vision of peace: Faith and hope in Northern Ireland*. Maryknoll, N.Y.: Orbis Books.

Minorities under attack: Faith-based discrimination and violence in Pakistan. (2014, November 7). Retrieved November 5, 2015, from [https://www.fidh.org/IMG/pdf/20150224\\_pakistan\\_religious\\_minorities\\_report\\_en\\_web.pdf](https://www.fidh.org/IMG/pdf/20150224_pakistan_religious_minorities_report_en_web.pdf)

Militant siege of Peshawar school ends, 141 killed. (2014, December 16). *Dawn News*. Retrieved December 5, 2015, from <http://www.dawn.com/news/1151203>

National Action Plan. (2014, December 24). Retrieved December 5, 2015, from [http://nacta.gov.pk/Download\\_s/Presentations/National\\_Action\\_Plan\\_NACTA\\_Pakistan.pdf](http://nacta.gov.pk/Download_s/Presentations/National_Action_Plan_NACTA_Pakistan.pdf)

Operation updates: 22 militants killed in Datta Khel air strikes - The Express Tribune. (2014, June 15). Retrieved November 1, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/722202/army-launches-operation-in-north-waziristan/>

Pakistan. (2014). Retrieved November 1, 2015, from <http://data.worldbank.org/country/pakistan>

Pakistan announces a national plan to fight terrorism, says terrorists' days are numbered. (2014, December 24). Retrieved November 3, 2015, from <https://www.washingtonpost.com/news/worldviews/wp/2014/12/24/pakistan-announces-a-national-plan-to-fight-terrorism-says-terrorists-days-are-numbered/>

Pakistan Bureau of Statistics. (n.d.). Retrieved November 7, 2015, from [http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION\\_BY\\_RELIGION.pdf](http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files//tables/POPULATION_BY_RELIGION.pdf)

Pakistan eighth most dangerous country in the world: Report - The Express Tribune. (2015, April 1). Retrieved November 1, 2015, from <http://tribune.com.pk/story/862323/pakistan-eighth-most-dangerous-country-in-the-world-report/>

Pakistan ranks 129 out of 144 economies in WEF's GCR 2014-2015. (2014, September 4). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.dailytimes.com.pk/business/04-Sep-2014/pakistan-ranks-129-out-of-144-economies-in-wef-s-gcr-2014-2015>

Raza, I. (2015, February 14). Rights commission set up, to become operational soon. Retrieved December 7, 2015, from <http://www.dawn.com/news/1163508>

Ricigliano, R. (2012). *Making Peace Last*. Boulder, Colorado: Paradigm Publisher.

Philpott, D., & F. Powers, G. (Eds.). (2010). *Strategies of Peace*. New York, New York: Oxford University Press.

Selected Definitions of Peacebuilding. (n.d.). Retrieved May 3, 2015, from <http://www.allianceforpeacebuilding.org/2013/08/selected-definitions-of-peacebuilding/>

Supreme Court of Pakistan. (2014, June 19). Retrieved November 10, 2015, from [http://www.supremecourt.gov.pk/web/user\\_files/File/smc\\_1\\_2014.pdf](http://www.supremecourt.gov.pk/web/user_files/File/smc_1_2014.pdf)

The Evolution of Peacebuilding. (2010). In UN Peacebuilding: An Orientation (p. 45). United Nations Peacebuilding Support Office.

The Scope of Peacebuilding. (2010). In UN Peacebuilding: An Orientation (pp. 5-6). United Nations Peacebuilding Support Office.

Tschirgi, N. (2004). Post-Conflict Peacebuilding Revisited: Achievements, Limitations, Challenges. New York: WSP International/IPA Peacebuilding Forum Conference.

United Nations Official Document. (2000, August 21). Retrieved November 3, 2015, from [http://www.un.org/en/ga/search/view\\_doc.asp?symbol=A/55/305](http://www.un.org/en/ga/search/view_doc.asp?symbol=A/55/305)

United Nations Peacebuilding Commission. (n.d.). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.un.org/en/peacebuilding/mandate.shtml>

United Nations Peacebuilding Support Office. (n.d.). Retrieved December 1, 2015, from <http://www.un.org/en/peacebuilding/pbsos/>

United Nations Peacebuilding Fund. (2006). Retrieved November 3, 2015, from <http://www.unpbf.org/>

Vision of Humanity. (2015, October 22). Retrieved November 1, 2015, from <http://www.visionofhumanity.org/#page/indexes/global-peace-index/2015>

Vision of Humanity. (2013). Retrieved November 1, 2015, from <http://www.visionofhumanity.org/#page/indexes/terrorism-index/2013>

50,000 killed, \$80 billion loss incurred in war on terror, NA told - The Express Tribune. (2014, December 5). Retrieved November 1, 2015, from  
<http://tribune.com.pk/story/802231/50000-killed-80b-loss-incurred-in-war-on-terror-na-told/>

(2014). Retrieved November 1, 2015, from  
[http://www.uscif.gov/sites/default/files/Pakistan 2014.pdf](http://www.uscif.gov/sites/default/files/Pakistan%202014.pdf)

(2013, March 1). Retrieved November 7, 2015, from  
<http://archive.paxchristi.net/MISC/2014-0251-en-ap-GE.pdf>

(1973, April 12). Retrieved November 1, 2015, from  
[http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1333523681\\_951.pdf](http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1333523681_951.pdf)

(1860, January 1). Retrieved November 1, 2015, from  
<http://www.pakistani.org/pakistan/legislation/1860/actXLVof1860.html>

## ضمیمه

الف

سوال نامہ

پاکستان میں تعمیر امن میں مصروف کار تنظیموں کی تربیت کی ضروریات کی جائج

حصہ اول: جواب دہندگان کے بارے میں عام معلومات

1۔ تنظیم کا نام

2۔ تنظیم کی نوعیت (براہ مہربانی دار رہ لگائیں یا مزید لکھیں)

نمبر شمار	فتم	نشان لگائیں
1	کمیونٹی تنظیم	
2	مقامی این جی او	
3	بین الاقوامی این جی اوا	
4	حکومتی وزارت / شعبہ	
5	تعلیمی ادارہ	
6	دیگر	

3۔ تنظیم پاکستان میں کب سے کام کر رہی ہے:

4۔ تعمیر امن کے لیے تنظیم کے اقدامات / پروگرامز

5۔ جواب دہندہ کا نام

6۔ عہدہ / کام

7۔ رابطہ کی تفصیل (پتہ، ای میل، فون / موبائل)

8۔ مہارت کے شعبے

نمبر شمار	شعبہ	شان لگائیں
1	تنازعات کا تجزیہ	
2	انسانی حقوق	
3	مشاورت، افراد کے مابین اور کمیونٹی کے تنازعات کا حل	
4	ممالک کے مابین عوامی رابطے	
5	نیٹ ورکنگ	
6	مذاکرات	
7	تحقیق اور وکالت	
8	تعمیر امن کے اقدامات کا ڈیزائن، نگرانی اور جانچ	
9	لائبنگ اور فیصلہ ساز	
10	دیگر	

9۔ شعبے میں کام کا تجربہ

---

10۔ آپ کی تنظیم میں شاف کے کتنے ارکان تعمیر امن کے اقدامات / پروگرام میں برداشت شامل ہیں (اکاؤنٹس کے شاف کے علاوہ)

---

11۔ انہوں نے (شاف) تعمیر امن کے کتنے تربیتی پروگراموں میں شرکت کی؟

---

12۔ تعمیر امن کے حوالے سے انکا تعلیمی پس منظر کیا ہے؟

نمبر شمار	سطح	شان لگائیں
1	اندر گریجویٹ	
2	گریجویٹ	
3	پی ایچ ڈی	
4	دیگر	

1- تعمیر امن کے اس پہلو کی نشان دہی کریں جس میں آپ کی تنظیم کام کرتی ہے

نمبر شمار	پہلو	وضاحت	نشان لگائیں
1	سکیورٹی اور قانون کی بالادستی	سکیورٹی کی تربیت	
2		کمزوروں کی حفاظت	
3		سکیورٹی سیکٹر ریفارم	
4		غیر مسلح اور غیر متحرک کرنا (سابق عسکریت پسندوں کو)	
5		پولیس جیل اور عدالیہ میں اصلاحات (قانون کی بالادستی)	
6	پولیس اور طرز حکمرانی	امن عمل کی حمایت	
7		سیاسی شمولیت	
8		ریاستی اور حکومتی اداروں، پیک ایڈمنیسٹریشن اور رسول سروں کی استعداد کا رہا میں اضافہ	
9		تنازعات کے حل کی استعداد کار	
10		سماجی و معاشری بھائی سماجی خدمات، صحت، تعلیم، سماجی فلاح، آبادی کی رجسٹریشن	
11		معاشری ترقی اور روزگار میں معاونت	
12		سول سوسائٹی کو مضبوط بنانا	
13	انسانی حقوق	انسانی حقوق کی تربیت، وکالت اور نگرانی	
14	فلائی امداد	خوراک، پانی، نکاسی، پناہ، صحت، تحفظ اور مہاجرین / نقل مکانی کرنے والوں کے واپسی اور فلاح کے لیے فوری اقدامات	

2- پاکستان میں تعمیر امن کے لیے آپ کی تنظیم کس حکمت عملی پر کاربند ہے؟

نمبر شمار	حکمت عملی	نشان لگائیں
1	ساختی اور ادارہ جاتی اصلاحات۔ امن کی تعلیم (رسی وغیر رسی)	
2	تشدد سے تحفظ	
3	انسانی حقوق/ انصاف	
4	تحقیق اور وکالت	

	لابگ اور فیصلہ ساز	5
	کمیونٹی کی تنظیم / مکالمہ	6
	دیگر	7

3۔ براہ مہربانی پاکستان میں تعمیر امن پر اثر انداز دو سے تین چیلنجز کی نشان دہی کریں

نمبر شمار	چلنچ	نشان لگائیں	وضاحت
1	داخلی (مقامی / قومی) خارجی (علاقائی / بین الاقوامی) ثقافتی		
2	اخلاقی		
3	ساختی		
4	رویہ جاتی		
5	تنظیم کی سلامتی		
6	نجی سلامتی		
7	دیگر		

4۔ آپ کے خیال میں پاکستان میں تعمیر امن میں کون سے عوامل زیادہ معاون ہیں؟ (کسی تین پر نشان لگائیں)

نمبر شمار	عوامل	نشان لگائیں
1	ریاستی اداروں کی چوکسی / تعاوون	
2	سول سوسائٹی کی کاؤشنیں	
3	سماجی، ہم آہنگی - کمیونٹی کی تنظیم	
4	امن کی تعلیم (رسی وغیر رسی)	
5	دیگر	

5۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان میں تعمیر امن کی تربیت فراہم کی جاتی ہے؟ اگر ہے تو کون تربیت فراہم کر رہا ہے؟

1
2
3

6۔ کیا آپ کی تنظیم کا دیگر تنظیموں (نجی و سرکاری) سے نیٹ و رنگ ہے؟ اگر ہے تو براہ مہر یا ان کا نام بتائیں اور مناسب پاسک پر نشان لگائیں

میل جوں کا دورانیہ					رابطوں اور اجلاسوں کا سلسلہ رابطہ کا طریقہ				تنظیم کا نام	
پروگراموں/غیر رسمی اجلاسوں میں شرکت	ای میل	ٹیلی فون	دورہ	شش ماہی	سماں ہی	ماہانہ	ہفتہ وار			

حصہ سوم  
پاکستان میں تعمیر امن کی استعداد کا ریں اضافے کے حاصلات

1۔ پاکستان میں تعمیر امن کا کام کرنے والی تنظیموں کو کتنے موضوعات کو تربیتی پروگراموں کے لیے شامل کرنا چاہیے؟

نمبر شمار	موضوع	نشان لگائیں	وضاحت
1	تعمیر امن اور تنازعات کا بدلاؤ۔ تنازعات کا تجزیہ اور حل		
2	خبرداری اور تشدد/ بحران کے لیے حفظ ماقبل		
3	منصوبہ سازی اور حکمت عملی پیچیدہ تنازعات میں قیادت		
4	تعمیر امن کے پروگراموں کا ڈیزائن، نگرانی اور جانچ		
5	صنف اور تعمیر امن		
6	نو جوان اور تعمیر امن		
7	انسانی حقوق کی تعلیم		
8	ساختی اور ادارہ جاتی اصلاحات		
9	وکالت اور لابنگ		
10	امن کے لیے ڈھانچے (این ائچ آر آئی، ملکی، ضلعی اور مقامی امن کمیٹیاں/ کونسلیں، سرکاری ادارے/ شعبے)		

		تعمیر امن کے روایتی طریقے	11
		ٹیکنالوژی برائے تعمیر امن	12
		دیگر	13

2- آپ کے تجربے کے مطابق پاکستان میں تعمیر امن کی تربیت اور پروگرام عموماً کیسے ڈیزائن ہوتے ہیں اور ان پر کس طرح عمل درآمد ہوتا ہے؟

نمبر شمار	حکمت عملی	نشان لگائیں
1	ضروریات کی جائچ کی بنیاد پر	
2	فراءہمی یا ڈوزنر کی خواہش پر	
3	ملکی یا ملکی عوامل کی درخواست پر	
4	کام کے دوران حاصل تجربات کی بنیاد پر	
5	مقامی / کمیونٹی کی استعداد کار اور تنظیم کو ملحوظ خاطر رکھ کر	

3- آپ کے خیال میں پاکستان میں لوگ تنازعات (مذہبی، کمیونٹی کے اندر اور کمیونٹیز کے درمیان) کیسے حل کرتے ہیں (نشان لگائیں اور فیصد کا تعین کریں)؟

نمبر شمار	نقطہ نظر	نشان لگائیں
	معاہدہ (متفق امن)	
	سمجھوتہ	
	تلانی	
	قانونی کارروائی	
	مفاهیم (ثبت امن)	

کیا آپ تنازعات کے حل کے لیے روایتی / شفافی ذرائع یا طریقہ کا استعمال کرتے ہیں؟

ہاں	
نہیں	

آپ کے خیال میں تنازعات کے حل کا کون سارا واقعی طریقہ بہترین ہے؟

نمبر شمار	فارم	نشان لگائیں
1	چھپائیت	
2	جرگہ	
3	کمیوٹی کے بزرگوں کی شمولیت	
4	مقامی سیاسی قیادت کی شرکت	

4۔ پاکستان میں تعمیر امن کے اقدامات کو (لاگو کرتے وقت) کس حد تک سماجی و ثقافتی ضروریات کے تحت ڈھالا جاتا ہے؟ (صرف ایک کا چنانہ کریں)

نمبر شمار	سطح	سطح نشان لگائیں
1	غیر تعلیمی	بخش
2	اوسط	
3	اوسط سے زیادہ	
4	اچھا	
5	بہترین	

5۔ تعمیر امن پر اپنی دو سے تین مفید ترین تربیتوں کی مثال پیش کریں جن میں آپ نے شرکت کی اور ان میں آپ کو کیا پسند آیا؟

1
2
3

6۔ اگر آپ اپنے یا اپنے شاف کے لیے تعمیر امن کی تربیت کا اہتمام کریں تو کن امور کو لازمی حصہ بنائیں گے؟

1
2
3

#### حصہ چہارم

پاکستان میں تینی استعداد کار میں اضافے کی ضروریات کی جائج

1- تغیر امن کے لیے آپ کی تنظیم کو س تربیت یا استعداد کار میں اضافے کے پروگرام کی ضرورت ہے؟

نمبر شمار	موضوع	درجہ وضاحت
	موضوع عالی علم (براحمہ بانی حصہ سوم، سوال 1 ملاحظہ کریں)	
	کوئی سے تین موضوعات	
	ہنر، ذرائع، طریقہ کار	
	ادارے کی استعداد کار میں اضافہ	
	کمیونٹی لابنگ اور فیصلہ سازوں سے مکالمہ	
	دیگر	

#### حصہ پنجم: سفارشات

1- پاکستان میں امن کے استحکام کے لیے کن پانچ پہلوؤں کو آئندہ اقدامات میں اہمیت دی جائے؟

نمبر شمار	تجویز	نشان گائیں
	فعال حکومت	
	کاروبار کے لیے موزوں ماحول	
	وسائل کی منصفانہ تقسیم	
	قانون کی بالادستی	
	ہمسایہ ممالک سے خوشنگوار تعلقات میں معلومات کی آزادی (شفافیت اور احتساب)	
	سامجی سرمائی پر توجہ اور اضافہ	
	بدعنوانی کا خاتمه	
	عوام کی سیاسی عمل میں شرکت	
	آئین، قانون اور پالیسیوں میں مذہبی تعصب کا خاتمه	
	تعلیمی اداروں کے نصاب سے نفرت انگیز مواد کا اخراج	
	ملکی اور صوبائی انسانی حقوق کے اداروں کا قیام اور فعالیت	

زیر مطالعہ تحقیق برائے تعمیر امن میں شامل این جی اوز، سرکاری وزارتیں اور تعلیمی ادارے (پنجاب، اسلام آباد)

نمبر شمار	نام	ویب سایٹ	شہر
	تالگو و سیب آر گناہریشن		سرگودھا
	کرچن سٹڈی سنٹر		راولپنڈی
	پیس ایجوکیشن اینڈ ڈولپمنٹ فاؤنڈیشن		اسلام آباد
	سٹھین ایبل ڈولپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوشن		اسلام آباد
	یونائیٹڈ بیزنس انٹیشوپ پاکستان		لاہور
	آر گناہریشن فارڈ ڈولپمنٹ اینڈ پیس		ملتان
	برگد		گوجرانوالہ
<b>سرکاری وزارتیں</b>			
	وفاقی وزارت برائے منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات (امن و ترقی یونٹ)		اسلام آباد
	وفاقی وزارت برائے مذہبی امور و مذہبی ہم آئیکنی		اسلام آباد
	پنجاب وزارت برائے اقتصادی امور و انسانی حقوق		لاہور
<b>تعلیمی ادارے</b>			
	بنیشل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ میکنیکال اوی (پیس اینڈ کنٹلکٹ شیڈی میں پی ایچ ڈی)		اسلام آباد
	ایف سی سی، سنٹر فارڈ اسیاگ اینڈ ایکشن		لاہور
	فادرجیمز چن، ڈائریکٹر یونائیٹڈ بیزنس		انٹیشوپ پاکستان
	مس شمینہ امیاز، ایگر یکٹوڈ اریکٹر پیس		امجوکیشن اینڈ ڈولپمنٹ فاؤنڈیشن
	جناب شہریار شاہد، کوارڈینیٹر یوچہ کا کس		برگدا آر گناہریشن فارڈ ڈولپمنٹ
	مس ایسے ڈار، پراجیکٹ کوارڈینیٹر اور جناب طاہر شہزاد، پراجیکٹ کوارڈینیٹر		انگرچ دی ہی مس ڈولپمنٹ
	جناب یوسف بخمن، ایگر یکٹوڈ اریکٹر گنٹی فرسٹ		لاہور
	جناب امجد سلیم منہاس، بورڈ ممبر		ادارہ برائے سماجی انصاف
	جناب پیٹر جیکب، ایگر یکٹوڈ اریکٹر ادارہ برائے سماجی انصاف، مس نعمانہ سلیمان، ریسرچ ایسوٹی ایٹ اور جناب سچل جیکب، رضا کار		

## انٹرویو

ڈاکٹر عبدالقوہم سلہری، ایگزیکٹو ائریکٹر سسٹمین ایبل پالیسی انسٹی ٹیوٹ  
رکن قومی اسمبلی آسیہ ناصر، چیئر پرنس پارلیمانی گروہ برائے مذہبی آزادی و بین المذاہب ہم آہنگی  
جناب عاصم خان، خصوصی معاون و فاقی وزارت برائے منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات (امن و ترقی یونٹ)  
جناب محمد یوسف، ڈپٹی ڈاکٹر ایکٹر پنجاب وزارت برائے اقیتی امور و انسانی حقوق  
جناب یعقوب شہزاد، ریسرچ شاف کرچین سٹڈی سنٹر  
محترمہ صبیح شاہین، ایگزیکٹو ائریکٹر بر گڈ آر گناہ زیشن فار یونٹ و پلپمنٹ  
مس منزہہاشمی، ایگزیکٹو ائریکٹر انکرجن دی ہیوم ڈولپمنٹ  
کل تنظیں: 12

\* پاکستان میں وزارت کے تعمیر امن کے با واسطہ اور بلا واسطہ کام کا نتیجہ اس کی ویب سائٹ اور ٹیلی فون پر ہونے والی گفتگو سے نکالا گیا کیوں  
کہ متعدد درخواستوں کے باوجود وزرانے باقاعدہ انٹرو یونیٹس دیا۔

اجماعی بحث (فوسکس گروپ ڈسکشن) کے شرکا

میشن یونیورسٹی آف سائنس اینڈ تیکنالوجی، سنٹر فار ایٹر نیشنل پیس اینڈ سٹیبلیٹی	ڈاکٹر زاہد شہاب، صدر شعبہ پیس اینڈ کنفلکٹ سٹڈیز
ڈاکٹر ایمنہ ہوتی، ایگزیکٹو ائریکٹر، فارمن کرچین کالج، سنٹر فار ڈائیاگ ایڈاپکشن	ڈاکٹر روہینہ فیروز، سیکریٹری جنرل تانگھ و سیب آر گناہ زیشن
رکن قومی اسمبلی خلیل چارچ، پارلیمانی سیکریٹری برائے مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی (متعلقہ وفاقی وزارت)	جناب احمد سلیم، محقق

تعمیر امن کے نظام کی پانچ بھتیں سیاست (اقوام متحدہ کی نظر میں)

1- سکیورٹی اور قانون کی بالادستی / محفوظ ماحول کی فراہمی، شہریوں کی حفاظت، دھماکہ خیز مواد کے اثرات کو زائل کرنا، شعبہ سکیورٹی کی اصلاحات اور غیر مسلح اور غیر متحرک کرنا

2- پلیس کی بہتری اور عدالتی میں اصلاحات (قانون کی بالادستی)

سیاست اور طرز حکمرانی، امن عمل کی معاونت اور سیاسی عبور کی گمراہی، سیاسی شمولیت، قومی مکالمہ اور مفاہمت، انتخابی استعداد کار میں اضافہ (گمراہی) ریاستی اور حکومتی اداروں، پلک ایٹرنٹریشن اور سول سرویز کی استعداد کار میں اضافہ

3- سماجی و معاشی بحالی

سماجی خدمات: صحت، تعلیم، سماجی فلاج، آبادی کی رجسٹریشن، معاشی نمو اور ملازمت کے لیے تحرک اور معاونت، سول سوسائٹی کی مضبوطی  
4- انسانی حقوق

انسانی حقوق کی تعلیم، وکالت اور گمراہی

5- فلاجی امداد

خواراک، پانی، نکاسی، پناہ، بحث کی فراہمی کے لیے فوری کوششیں، مہاجرین اور نقل مکانی کرنے والوں کا تحفظ اور بحالی

## جاہزہ کاروں کا تعارف



پیغمبر جیکب انسانی حقوق کی تعلیم و تربیت اور ان کی وکالت میں طویل اور وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ تحریر و تحقیق میں عورتوں اور مزدوروں کے حقوق، مذہبی اقلیتوں کی سیاسی شراکت، مذہبی آزادی، منافرانہ تحریر و تقریر، امتیازی قوانین جیسے موضوعات میں ان کی خاص دلچسپی ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کے لیے کتب، انسانی حقوق کا ارتقاء، انسانی حقوق کا بین الاقوامی نظام، پاکستان کا مقدمہ اقوامِ متحدہ کی عدالت میں، کے عنوانات سے مرتب کیں۔ اخبارات و رسائل میں دیقت موضوعات پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب میں کھیت مزدوروں کے حالات کا، مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے مسائل، تعمیر امن کی تدبیریں اور درسی کتب میں منافرانہ مواد جیسے موضوعات پر تحقیقی روپورٹس بھی تیار کی ہیں۔ پیغمبر جیکب نے پاکستان سے دیہی ترقیات، سیاسیات میں ماسترز اور ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگریاں جبکہ امریکا سے ایل۔ ایل۔ ایم کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ادارہ برائے سماجی انصاف کے ایگزیکٹوڈائریکٹر ہیں۔



نعمانہ سلیمان انسانی حقوق کی تعلیم و وکالت کے کام میں 11 برسوں سے سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے انسانی حقوق کے کارکنوں کی استعداد کار میں اضافہ سے متعلق کئی تربیتی پروگرام ترتیب دیئے ہیں، جن میں انسانی حقوق کے دفاع کے لیے موجود قومی و عالمی نظام بیشول قوانین اور اداروں سے متعلق انسانی حقوق کے مخاطبین کو روشناس کروانا قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے انسانی حقوق کے موضوع پر چھ مطبوعات کو مرتب کرنے نیز پاکستانی قارئین کی سہولت کے لیے انگریزی میں دستیاب مواد کی اردو میں ترجمہ کرنے کے بعد اشاعت یقینی بنانے میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے۔

نعمانہ سلیمان نے پاکستان سے سو شش ورک میں گریجویشن اور سیاسیات میں پوسٹ گریجویشن کیا جبکہ امریکہ سے امن و انصاف سٹڈیز میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ادارہ برائے سماجی انصاف کے ساتھ بطور ریسرچ ایسوسی ایٹ فلسلک ہیں، جبکہ یوائین ویکن پاکستان کے تحت بننے والے سو سالی ایڈواائزی گروپ میں بطور ممبر بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔



ایڈر لیں: ای-58 گلی نمبر 8 آفیسرز کالونی، والٹن روڈ، لاہور

فون نمبر: +92-42-36661322

ای میل: info@csjpak.org

ویب سائٹ: www.csjpak.org

فیس بک: Centre for Social Justice

ٹوئیٹر: @csjpak